ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

# گلدستہ معرفت

معروف بہ

# دیوان ضامن

باہتمام احقر العباد حاجی رحمت رب رشید محمد عبد المجید غفر لہ اللہ الحمید

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع شد

دکارخانہ سے ہر قسم کی کتابیں بہ نرخ تاجرانہ بکفایت وجلد بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ ہوتی ہیں المشتہر محمد سعید تاجر کتب و مالک مطبع مجیدی کانپور

عالم بہ رائے یار بن کس سے طے ہو چین

ربّ ارنی کہہ کر کوکت ہوں دن رین

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

URDU STACK

| | |
|---|---|
| اگرچہ شوق تابسیر او رایت فیبا لیسیر فیہا | وقدرت علی بنار عشق فیہ ارجو وصال صنما |
| حبیبہا دایم سیر صحرا او دید مجنون شوق لیلی | رقابہ شقش [illegible] جانان مرا تمنا |
| میں شب دگردان بن قیس روکے پھرے مجنوں ان اکیلا | لگا کر آتش جلائی دل کو صنم کو ملنے کی ہے تمنا |

مجنوں بن کے پھر رہا بن بن بیچ طراب

آگ لگی ہے عشق کی جل جل ہوا کباب

| | |
|---|---|
| وسا حالی علی فراق [illegible] نعم حالی | فحین دعو [illegible] اضطراب [illegible] موسیٰ |
| بلا [illegible] اگر بینم حیات یا ہم | باضطرابی [illegible] صدا موسیٰ |
| فراق جاناں [illegible] | میں [illegible] پکارتا ہوں بیقراری نے مجکو مارا |

دیوان رضا میں

٩٦ . ٩١

[illegible]

أحبت شوقا لسير وارأیت قیسا لسیر فیها
وساء حالی علی فراق فان جدنا ک نعم حالے
اذا لقینا حبیب قلبی فقعت وجبا بلمس قدم
فدیت نفسی علیک حبا اطوف حولک کمثل کعبہ

زنار عشق قش چہ ل بسوزم بوصل جانان مرا تمنا
باضطرابی دل چو خوانم بلفظ ارنی ندای موسیٰ
کہ چند غافل ز حال مسکین بعشق آنکس بگو خدا را
ز جان فدا ل مبتلا نم محبت من بسوز بیش از ولی

فان تمنی بوصل صنما من فانت واللہ اہل ذالک
چو قتل سازی من گدا را کجاست ملجا وجیت ماوی

حبیب دایم بسیر صحرا و دیدہ مجنون بشوق لیلی
ہلاک گشتیم در فراقت اگر بہ بینم حیات یابم
اگر بہ بینم من آن حبیبی بپای بوسی بیفتم از سر
چرا نسازم فدا جان اگر دیار یکہ اوست قبلہ

وقدت قلبی بنار عشق فمنہ ارجو جمال صنما
فحین ادعو باضطرابے ب ارنی ندائے موسی
اقول عجزا برفق قولا بای شئی تحب تہوی
فان عشقی علیک انسب فان حبی الیک اولی

اگر تو خواہی بوصل صنما من قسم خدا را کہ ممکن از تو
فان تفرج تقتل نفسی فاین ملجا وکیف ماوے

أحبت شوقا لسیر وارأیت قیسا لسیر فیہا
وساء حالی علی فراق فان جدنا ک نعم حالے
اذا لقینا حبیب قلبی فقعت وجبا بلمس قدم

جلا کو دلکو لگا کی آتش صنم کو ملنے کی ہے تمنا
میں ارنی پکارتا ہوں بیقراری نے مجکو مارا
لگا ہے کس سے تجھے تعشق جو ایسا ایسی مجھے بھلایا

دیوان ضامن

اگر بہ بینم من آن جبینی قعت وجہا بلس قدم
چراغ نسازم فداء جان خود وقلت حولک کشل کعبہ

کہ چند غافل ز حال مسکین باتی فنی تحب بہ تہوی
ز جان و دل مبتلا ہم فان حبی الیک اولی

اگر تو خواہی بوصل ضامن فانت واللہ اہل ذالک
چو قتل سازی من گدا را فاین ملجاؤ کیف ماوی

احسب شوقا بسیر وادی تھا مجنون جہان اکیلا
وسار حالی علی فراق جو وصل ہو تو ہو جی اٹھوں میں
اذا لقینا حبیب قلبی اسے جو چھوئیں پاؤں پر گر
فدیت نفسی علیک حبا وہی ہے کعبہ وہی ہے قبلہ

وقد تقلبی بنار شوق صنم کی ملنے کی ہے تمنا
فحین ادعو باضطراب بیقراری نے مجکو مارا
اقول عجزا بذوق قولی ایسا وہی مجھے بھلایا
فان عشقی علیک انت مجھے تعشق ہے اس صنم کا

فان تمنی بوصل ضامن تو میں بھی حاضر ہوں میری جانان
وان تفرح بقتل نفسی تو کہیے میرا کہاں ٹھکانا

میں شوق گرداں ہوں شوق دری ایتا قیسا بسیر فیہا
فراق جاناں میں مر چکا ہوں فان جد ناک نعم حالی
جو مجھے ملجا وہ شکر وقعت وجہا ملس قدم
فدا ہوں سر کیونکہ ہے حرم اطوف حولک کمثل کعبہ

جلا کو دلکو لگا کو آتش فمنہ ارجو وصال صنما
میں اب فی پکارتا ہوں بر لب بنی ندا موسی
لگا ہے کس سے تجھے تعشق بائی شیٔ تحب تہوی
طواف کرتا ہوں گرد اسکے وان حبی الیک اولی

جو وصل ضامن ہے ملنا جانا فانت واللہ اہل الک
جو قتل کرنا ہے غم جانا فاین ملجا وکیف ماوی

دیوان ضامن

بازوی تقوی و زہد لیکے اُڑی بار ایک
اچھا ہوا اے مسیح تم سے یہ بیمار ہجر
خانۂ چشم میں یار جہانکے ہے بیٹھا ہوا
کعبہ و دیر و حرم کون مکان جان و دل

شمع سے پروانہ کی جل گئے پر دیکھنا
چرخ چہارم سر بیان تم بھی ترو دیکھنا
پردہ دری دیکھنا روزن در دیکھنا
اُسکے بغیر از کوئی خالی نہ گھر دیکھنا

سُنتے ہین آئینگے وہ لاشۂ عاشق پہ یار
تو بھی تو ضامن کبھی دو گھڑی مر دیکھنا

ہمکو دیکھے جو کسی نے نہین بسمل دیکھا
عشق بازی کو ملائک نے تو مشکل دیکھا
موج عشق کے دریا مین نپٹ ڈوب گئے
مثل گل چاک کیا ہمنے گریبان اپنا
کیا ہی لذت تری شمشیر مین ہے ای قاتل
ہوگیا ٹکڑے جگر مثل کتان پیش قمر
عیش فردوس ہے اور یہی ایمان کامل
جسکو دیکھا اُسے مارا نظر بیار سے یار
سر اُٹھایا نہ کبھی سجدے سے کشتے نے ترے

تیغ بران کے تلے شکر کا قابل دیکھا
اس گران بار کا انسان کو حامل دیکھا
بحر الفت کا کسی نے نہین ساحل دیکھا
جب سے اس پردہ نشین کو سر محفل دیکھا
لب ہر زخم کو تر آب کا سائل دیکھا
لطف ہے تو نے جسے ای مہ کامل دیکھا
جسنے دل بھر کے تجھے ماہ شمائل دیکھا
ہمنے آنکھون مین ترے زہر ہلاہل دیکھا
زیر شمشیر عبادت مین یہ کامل دیکھا

ارض و سما مین ترا ہی جلوہ سما رہا
آنکھون مین ترا نور سما رہا

میری چاہت نے تجھے او خود پسند
موم دل کا تھا سنگ خارا کر دیا

ہم نے وحدت کی فلک پر آفتاب
ہستی وہمی سے تنہا کر دیا

گریۂ طوفان اپنا رحمت نے تجھے
ایک قطرہ تھا جو دریا کر دیا

مجھکو تو وہ ملا سا ... خاک
خاکساری نے [illegible] کر دیا

تیری بے مہری نے ضامن بر ملا
راز پنہان آشکارا کر دیا

وہ تیری پاس ہی تو ڈھونڈھے ہی تو کہان
اپنی خودی مین آپ تو اسکو چھپا رہا

معنی ثم وجہ کو فہمید چاہیے
طرف جلوہ گر ہو وہ جلوہ دکھا رہا

وہ جان میری جان مین ایسا ہوا محیط
ولیکن ہماری کوئی نہ اسکے سوا رہا

ضامن تو راز انفسکم عین جان سے دیکھ
تا بہ نفس کو آپ وہ تجھہ مین ملا رہا

اے پری تو نے مجھے کیا کر دیا
بے خبر مجنون و شیدا کر دیا

مست و بیکل ناتوان بیجان و دل
عشق نے ہمکو یہ کیا کیا کر دیا

قیس سے آخر انا لیلے کہا
عشق نے ادنی سے اعلی کر دیا

دیکھ لو حالت مری ای دوستو
الفت جانان نے ایسا کر دیا

اسکے کوچے مین نچھوڑا ای صبا
خاک کا میری بگولا کر دیا

وادی وحشت مین مجنون کیطرح
شور محشر ہم نے پیدا کر دیا

او ستمگر تیری فرقت نے مجھے
ہر گلی کوچے مین رسوا کر دیا

ای مرے یوسف زلیخائی دکھا
مفت ہمنے اپنا سودا کر دیا

گلبدن زخمون سی میرا تن بدن
تو نے قاتل گل ہزارا کر دیا

کوچۂ جانان کو اپنے خون سے
لالہ سان گلزار سارا کر دیا

یقین ہے کہ جو دم کو وہ دریا ہو چکا
مثال قبلہ نما قبلہ نما ہو چکا
جس گلی اعدا کی ہمکو لاکے چھوڑ
وہی چمن کی بہار خزان کو دو ای صبا ہو چکا

## دیوان ضامن

[illegible]

[illegible]

آتشِ شوق نے دیا ہی پھونک
جان و دل اور جگر جلا دیکھا

اپنی صورت کا آپ ہی عاشق
آپ پر آپ مبتلا دیکھا

ہو کے ظاہر ظہور مین وہ چھپا
ہمنے اُسکا یہ حوصلہ دیکھا

جو گیا کوے یار مین نہ بچا
کوچۂ یار پر بلا دیکھا

جب خودی گم گئی میان گئی
بخدا آپ کو خدا دیکھا

موج دریا کیطرح اُسکو کہین
بحرِ وحدت کا آشنا دیکھا

اُسکو دیکھا نہ تو نے جب ضامن
اور دیکھا تو تو نے کیا دیکھا

اُس بیوفا سے دلکو لگایا تو کیا ہوا
بے غرض ہمنے ناز اُٹھایا تو کیا ہوا

بن وصل یار کے جو فنا ہو گئے تو کیا
نام و نشان اپنا مٹایا تو کیا ہوا

غنچہ ہمارے دل کا کھلایا نہ اے صبا
گلشن مین تو نے گل جو کھلایا تو کیا ہوا

کیا کیا غمِ فراق مین روتا ہون رات دن
ظاہر مین تمنے ہمکو ہنسایا تو کیا ہوا

ہم اُسکی آئینے مین شکلین دیکھتے ہین یار
گو تمنے ہمسے منھ کو چھپایا تو کیا ہوا

جسدم کہ دم عدم کو نکل کر چلا گیا
وہ دم جو ٹھے گھر مین یار جو آیا تو کیا ہوا

دو طرفین ہی ہر جسیہ کہ دولھا کا پیار ہو
گر ہو پری بناؤ بنایا تو کیا ہوا

دیوان ضامن

بلبلۂ عشق ہو کیا ... سے غرض
رازدان کوئی نہین ... مہمان اپنا
رہ ہم گرفتہ بیا آہو وادی فراق
ضامن اب ہو وہ کہان ... بیابان اپنا
آئی شمع رو پہ جو دل پروانہ جلگیا
بیہوش تھا یہ مجھسا جو دیوانہ جلگیا
دیتا نہین تو ایک بھی جرعہ شراب کا
ساقی تھا ارکیا کہ مین خم خانہ جلگیا
دل تھا ہمارا جا کہ شان سوز عشق سے
چھوٹا تھا سے اسطرح سے کہ بتخانہ جلگیا
آتش فشان تو عاشق و معشوق عشق تھا
شمع جلی تو دیکھو پروانہ جل گیا
پوچھا نہ حال عاشق جانسوز کا کبھی
شمع یہ ضامن وہان ز ابرو نہ جلگیا

دیوان ضامن

نہ ہم یاں سے جاتے نہ تم رنج کھاتے
جو ضامن کو گھر پر بلایا تو دیکھا

جان دی دل بھی دیا دیدیا ایمان اپنا
پر عزیز نہوا ہائے وہ جانان اپنا

خاک ہر منھ پہ ملی چاک ہو دامان اپنا
ہمنے کیا کیا نہ کیا عشق مین سامان اپنا

چشمۂ خون ہو روان دیدۂ گریان اپنا
ملگیا خاک مین جل کر دل سوزان اپنا

مصحف روے محمد کی تلاوت کیجے
یہ صحیفہ ہو مرا ہے یہی قرآن اپنا

ہمکو تنہائی مین تنہا گیا وہ چھوڑ کر آج
گیا پہلو سے نکلکر دل نالان اپنا

چارہ سازی نہ چلی ہائے طبیبونکی کبھی
دمبدم زیادہ ہوا وحشت و خفقان اپنا

غم لیا درد لیا گریہ لیا نالہ لیا
لے لیا ہمنے صنم جو کہ ہو شایان اپنا

سینہ و دل مین پُر از داغ برنگ لالہ
سیر کرنے کو یہ کافی ہے گلستان اپنا

یہ شب تار ہو اور ہمکو ہو تارونکی شمار
ہو کہان جلوہ نما وہ مہ تابان اپنا

چاہ مین اُسکے زلیخا کی صفت آ یارو
ڈھونڈھتا ہون کہ ملے یوسف کنعان اپنا

چشم گریان ہو جگر سوزان ہوا اور دل ہو کباب
عشق مین کسکے ہو یہ حال پریشان اپنا

ہو یہ مسجود ملائک شہ عالی درجات
رتبۂ قرب کہان جانے ہو انسان اپنا

باغ جنت کی طلب ہے نہ حورونکی ہوس
کوچۂ یار ہوا روضۂ رضوان اپنا

[illegible]

ضامن

وہ پیکان بن کے جگر مین رہا وہی ضامن حسن رفتار نے مار لیا

[illegible]

| | |
|---|---|
| اے کمان ابرو نگاہِ تیر سے دل چھن گیا | زلف کا چلا جو دیکھا جی مین جلانے لگا |
| نوبہار سبزۂ حسن پریرو سے خدا | ہوتے ہی فرقت کے دیکھو مین تو سم کھانے لگا |
| مجھ مین اور غم مین ہمیشہ ربط و ضبط ایسا رہا | یا تو غم کھاتا تھا مین یا مجھکو غم کھانے لگا |
| شرم مین شرہو شرارت ہی اٹھا دی حجاب | غیر جب جاتا رہا تو جب بھی شرمانے لگا |

برق کے مانند آ چمکا ہمیں عشقِ نازنین
خرمنِ ہستی ترا ضامن جو جل جانے لگا

| | |
|---|---|
| دلِ شہید کو تیغِ جفا نے مار لیا | کسی کے غمزہ و ناز و ادا نے مار لیا |
| نہ چارہ سازی چلی عشق مین طبیبونکی | مریضِ عشق کو کامل دوا نے مار لیا |
| مسیح دم کبھی مرتا نہ مین قضا سے بھی | تمھاری چشم سیہ سرمہ سا نے مار لیا |
| ادل ہی ساتھ تھی اس شاہ نازنین کی ہم | صدائے نغمۂ قلقلِ مینا نے مار لیا |
| یہ ناز و غمزہ کرشمہ نہین کسی بت مین | جہان کو آپ کی ترچھی ادا نے مار لیا |
| کسی سے کیا ہو تمنا کسی سے کیا ہو امید | دغا سے دل کے ہمین آشنا نے مار لیا |
| تمھارے پان کی سرخی نے کر دیا ہے شہید | ہمین تو سرخیٔ رنگِ حنا نے مار لیا |
| جمالِ حسن کا پردہ کبھی نہین اٹھا | ہمین تو آپ کی شرم و حیا نے مار لیا |
| تمھاری خفگی بیوجہ سے لبون پہ ہے جان | بلائے غصہ و جور و جفا نے مار لیا |

[illegible]

میرٹھی

| | |
|---|---|
| تیری آنکھوں نین وہ اثر دیکھا | مار ڈالا وہین جدھر دیکھا |
| یار تمنے ادھر اُدھر دیکھا | پیر نہ تمنے کبھی اِدھر دیکھا |
| وصل کے دن رقیب ایسا جلا | اُسکو فِی النّارِ وَالسَّقَر دیکھا |
| رحم اُسکو کبھی نہ آیا ہاے | ہمنے قدموں پہ سر بھی دھر دیکھا |
| دارِ فانی مین ایسا دیکھا اُسے | جسطرح خواب مین قمر دیکھا |
| چارہ سازی نہ کی مسیحا دم | تم پہ سَو سَو طرح سے مر دیکھا |
| واہ وا بارگاہ حضرتِ عشق | تیرے کوچے مین شور و شر دیکھا |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

| | |
|---|---|
| خامہ مے گوید باواز صریر | مے کنم مرغانِ معنی را صفیر |

گلدستہ معرفت نثار بر ذاتیکہ اسمش نضارت بخش گلزار معنیست و گلشن عرفانِ
تصدق بر نامی کہ ذاتش لاثانی وحدہٗ لاشریک شان اوست آنا اللّٰہ واحدٌ
فرمانِ اوست رموز عارفان معرفت کیش نکتہ ایست از سراج دیوان عرفانش
و نکات مضامین خوش آئین شاعران و دقائق اندیش رمزیست از قانون
صدر دیوانش دواوین چیست مضامین بیش ادراک کنہ ذات او پارہ پارہ
لبسی آوارہ و مثنویات رنگین نکات بمقابلہ دریافت صفات او ناکارہ

[illegible]

قدوس ستوده سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا در ذکر معراج حبیب خود و از لسان
خود فرموده حبیبی که حسنِ محبوبان جهان حبه از خرمن حسنِ مستحسنش بلند و خته
پر جبرئیل از پر تو بش سوخته لبیبیکه لُبِّ لباب جمله بنی آدم ست و علت غائی
خلقت عالم رسولیکه خالق او بخطابش وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ گفت
و مقبولیکه بلسان خود گوهر کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ بسلک کلام در سفت
دُرّ یتیم نبی کریم احمد بے میم رؤف رحیم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللّٰه
علیه و علےٰ آله و اهل بیته و اصحابه اجمعین بعدد کل معلوماته الی یوم الدین

## غزل

فرمود خدا بوصفِ آن پاک
لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

عرفانِ خدا باو هویدا
فرمود اگرچه مَا عَرَفْنَاكَ

اے ابرِ کرم بعشق خود کن
چشم گریان و سینه ام چاک

هجرِ تو سموم جان فگار ست
وصل تو برائے ماست تریاک

صوفی بغم تو سست دل شد
فرمانش بعشق خویش چالاک

اما بعد فقیر حقیر پر تقصیر عبد عاصی بندهٔ ذو المنن محمد ابو الحسن بن محمد قاسم علی

[illegible]

دریا سے شریعت و سیاح صحرا سے
طریقت واقف رموز اسرار حقیقت
کاشف مدعا معروف مسند نشین
و سجادهٔ اولیا جاگزین جادهٔ اصفیا
عالم العلما و ورثة الانبیا عامل سنت
فخر الوری سیدی و سندی و وسیلة
یومی و غدی محرم اسرار خفی و جلی مولانا و
[illegible] شاه سید ضامن علی صاحب

[illegible]

قصیدہ مؤلفہ از طرف
مؤلف بجناب حضرت
مصنف مد ظلہ العالی کے
دُوُر الصباح و اللیالی

وگاہ ناگاہ از خاطر دریا مقاطر بہر ہدایت سالکان این مسلک خدا دانی علائے
حیثیۃ المقال صادر می گشتند بسعی تمام کمر ہمت بستہ باجماع آن می کوشم
و پارہاے دل و لخت جگر را بجز یدارانش میفروشم

## مثنوی

این متاعیست سرِّ نہانی
کاشفِ رازہاے ربّانی

استعاراتِ ظاہری مپسند
اے برادر اگر تو میخوانی

بنگر از دیدۂ حقیقت بین
منکشف سازد رموز سبحانی

بد مپندار بد مگو کس را
گر تو اسرار حق نمیدانی

طرفہ دیوان پُر از معانیِ عشق
می نویسیم کہ ہست لاثانی

قطعۂ تاریخ تالیف این دیوان لطیف از فقیر عبد الغفور گنگوہی
الجلال آبادی عفا اللہ عنہ صابری المتخلص بصوفی وفتادی

دیوانِ انتخاب بمقاماتِ معرفت
ترتیب یافتہ ز کراماتِ معرفت

صوفی سرو[illegible] غیب بتاریخ سالِ او
گفت از زبانِ خویش کمالاتِ معرفت
۱۲۸۲ھ

دیوان خاص

کہ باغ جہاں زیب بلبل کی یہ شمع انجمن کی محفل ہو
[illegible]

دیوان

ردیف الف

# دیوان گلدستۂ معرفت

## معروف بہ دیوان ضامن

تمھاری ذات ہی پر کرم اے مہرِ بخشایش
اگر گرد و کرم اکدم مرے دریا دست سائل ہو

نگاہِ فیض گر ڈالو کسی پر چشمِ عرفان سے
اگر ہو جاہل و اجہل وہ کامل ہو مکمل ہو

تمھارا سلسلہ اک قربتِ حق کا وسیلہ ہے
جو ہو اس میں مسلسل حبِّ حق اسمیں نازل ہو

حصولِ مدعا حاصل وصالِ حق یقیں حاصل
جو کوئی تمسے ہو واصل وہ بیشک حق میں فاصل ہو

جو کوئی آپکا عارف وہ بیشک عارفِ حق ہے
اگر ہو آپ سے غافل وہ غافل حق سے غافل ہو

عطا حق نے کیا تمکو وہ فیضِ صابری حضرت
پڑی جسپر نگاہ مہر کیا کیا اسکو حاصل ہو

کرو تم دستگیری جسکی جو بیعت کرے تم سے
جو صافی ہو تو صوفی ہو جو عالم ہو تو عامل ہو

ولی ہو غوث ہو مخدوم ہو صاحب ولایت ہو
کھلے ضرب فرائض دم میں طے قربِ نوافل ہو

رہے تمپر ہمیشہ خواجگانِ چشت کا سایہ
طفیل انکے ہمارے سر پہ دائم آپکا ظل ہو

وہ خاصانِ خدا عالی شفاتِ ذاتِ اقدس ہیں
کہ نام انکا ہمیشہ ورد زبان عقد انامل ہو

تصدق خاندانِ پاک کا اے حضرتِ ضامن
بر آئے مدعائے دل کہ تم میرے متکفل ہو

مطلع ثانی

کہین آتش کہین برنگ باد
کہین خاک اور آب تر دیکھا
سب کو دیکھے نظر نہ آوے وہ
عقل نے اُسکو جون نظر دیکھا
اُنکے عاشق ہوئے ہین ہم ایسکے
پانون دیکھا نہ اُسکا سر دیکھا

عشق مین اُس کے مر چکا ضامن
ہم نے دیکھا تو یہ ہنر دیکھا

اے دل تو کسکی یاد مین دیوانہ بنگیا
اور شوق روے شمع مین پروانہ بنگیا
گھبرا کے جون خیال گریزان ہوا دل
پہلو مین اک رفیق تھا بیگانہ بنگیا
یا دہ خیال روے بتان مین ہو رشک چین
پہلو ہمارا کیا ہی پری خانہ بنگیا
وحشی خراب حال پریشان دردمند
فرقت مین یار کی تو مین کیا کیا نہ بنگیا
پیر مغان سے ہمکو ملی ہے شراب عشق
زاہد ہماری خاک کا پیمانہ بنگیا
اے مدعی رقیب تو کیا جانے لطف ہجر
جیسا کہ مین بنا ہون تو ایسا نہ بنگیا
بیت الحرم تھا کعبۂ دل خانۂ خدا
یا دہ بتان ہند مین بتخانہ بنگیا

ضامن فراق یار کی تحریر کیا ضرور
عالم مین تیرے عشق کا افسانہ بنگیا

قتل کر کے تو ہوا دل ترا قاتل ٹھنڈا
پر نہو گا کبھی ہر گز ترا بسمل ٹھنڈا

دیوان ضامن

دیوان ضامن

کچھ حور کی خواہش ہے نہ جنت کی طلب ہے
مرتا ہے مری جان گرفتار ہون تیرا

دنیا مین زلیخا کی صفت اے مرے یوسف
بازار محبت مین خریدار ہون تیرا

بیہوش کیا ہے مجھے جلوے نے تمہارے
اتنی تو خبر ہے کہ خبردار ہون تیرا

بلبل کیطرح شور و فغان کرتے ہین ہر جو
مین جان رنگین یار مین گلزار ہون تیرا

مین بادۂ پیمانۂ وحدت کا ہون ساقی
دے جام محبت مجھے میخوار ہون تیرا

کیا غرض مجھے چھیڑے ہین یہ قاضی و ملا
گر نیک ہون یا بد ہون گنہگار ہون تیرا

اے صاحب غیرت مری جلدی سی خبر لے
بدنام ہوا مین سر بازار ہون تیرا

سو بار اگر پوچھے گا تو کسکا ہے شیدا
تیرا ہو مین تیرا ہو مین سو بار ہون تیرا

کانٹا سا کھٹکتا ہون رقیبون کے جگر مین
گل ہو مین تری باغ کا یا خار ہون تیرا

ضامن تری فرقت سے لب جان ہے بیمار
آ مل مرے عیسی کہ مین بیمار ہون تیرا

مسجود ملائک تو ہے آدم کسکو تو نے سجدہ کیا
بت مین بھی کیا ہے تو ہی تجھ مین ہی تو ہے ذات خدا

خود بخود پردہ ایسا چھایا دل پر تیرے اے غافل
چھوٹ گئین جب دل کی آنکھین نظر آیا تجھ ذرا

چاروں عناصر تیرا بدن ہے جان تو ہی تم ہی مین نور
جان جان سب تجھ ہی مین تجھ سے بہتر ہے وہ کیا

چاند سورج سب تیری خاطر خدمتگار رہا ہی ہے
ابتک تو ذرا سے نہ جانا جسنے ایسا تجھے کیا

[illegible]

دیوان ضامن

| | |
|---|---|
| آتشِ الفت میں جلتا ہوں وہیں گھٹتا ہے جی | دمبدم جوں ذرۂ اخگر تڑپنا لوٹنا |
| یارب اس محفل میں جا ل اپنا ہی ایسا ہو سو | وجد صوفی سے زیادہ تر تڑپنا لوٹنا |
| زلفِ مشکیں کے تصور میں پریشانی ہے ہے | شکل کاکل یار کے رخ پر تڑپنا لوٹنا |
| مار ڈالا ہے ترے جلووں نے ہمکو شمع رو | مثل پروانے کے ہے شب بھر تڑپنا لوٹنا |

یار ملجائے گا ضامن بیقراری کیا ضرور
برق کے مانند تو مت کر تڑپنا لوٹنا

| | |
|---|---|
| تم مرے پاس اگر آج بھی ہوتے جانا | میری رونے پہ وہیں آپ بھی ہنستے جانا |
| رشتۂ مہر و وفا آپ کا ہوتا کنگنا | گوہرِ دل جو مرا اس میں پروتے جانا |
| بخت بیدار تو جب اپنا سمجھتا یارب | سر کو زانو پہ مری رکھکے جو سوتے جانا |
| بیوفائی تری معلوم اگر ہوتی ہمیں | تری الفت میں کبھی دل کو نہ کھوتے جانا |
| باغِ مقتل میں اگر سیر کو آئے ہو صنم | کشتۂ ناز کی تربت پہ بھی ہوتے جانا |
| کوئی کہتا نہ ہمیں وحشی و مجنوں زندا | ہم جو رسوا تری چاہت میں نہ ہوتے جانا |
| تیرے کشتے کو کبھی زندہ نہ کرتے عیسیٰ | چارہ سازی سے مری وہ بھی ہی روتے جانا |
| باغ دنیا میں ثمر مہر و وفا کا پاتے | تخمِ الفت کا کسی دل میں جو بوتے جانا |
| منزلِ عشق میں ہر ایک قدم پر ضامن | اشک سے ہم دامنِ حسرت کو بھگوتے جانا |

جب ہارا ہے ابرو نے پیا ضامن
اس کشمکش نے ہمین مارا

رفتہ رفتہ جب ... لب ... تن ... سے ... وارتا
... جب ... ہم ... سے ... پکارتا
... ان ... تن ... زن ... بہ ... پیارتا
... میں ... جان ... جب ... ہون ... گزارتا
... ضامن

| | |
|---|---|
| مین ڈھونڈھتا پھرا اسکو تو وہ دہن مین بسا | وہ باس تھا مری اسکو مین درجا سمجھا |
| ہمیشہ زندہ ہوا تیغ یار کا کشتہ | کہ کوی یار کو جو دشت کربلا سمجھا |

مثال شمع کے محفل مین جلگیا ضامن
کسوی نہ راز میرے دل کا آشنا سمجھا

| | |
|---|---|
| بے خطا یار نے ہمین مارا | تو دل زار نے ہمین مارا |
| مار ڈالا کسی کی چاہت نے | الفت یار نے ہمین مارا |
| جائین کیا ہم طواف کعبہ کو | بت عیار نے ہمین مارا |
| مار ڈالو جو مارتے ہو جی | چشم خونخوار نے ہمین مارا |
| بن قضا کے کبھی نہ مرتے ہم | اس جفاکار نے ہمین مارا |
| دام کاکل کی قید سے نہ چھٹے | زلف بل دار نے ہمین مارا |
| حاصل اپنا نہ کچھ ہوا مطلب | عشق بیکار نے ہمین مارا |
| اسکی ٹھوکر سے دل ہوا پامال | کبک رفتار نے ہمین مارا |
| تیر مژگان کمان ابرو سے | اس کماندار نے ہمین مارا |
| غادی مرگ ہم اسے سمجھے | مہربان یار نے ہمین مارا |
| مثل موسیٰ کے لن ترانی سن | شوق دیدار نے ہمین مارا |

... ضامن

ماسے آرزو کر رو ... افسوس ہون نثار
... آوں اپنی دل و جان کو وارتا
صل علے محمد ... الشافع ... م
دن ... کے ... بھی مین پکارتا

... کیلئے ہمین ضامن ... باقی
... کوچہ دلگی مین پھرون ہون پکارتا

غم دل کو صبا کہتے ... جایا نہ گیا
شکل گل ہم نے ... دنیا مین کبھی
گریۂ چشم ... بہایا نہ گیا
سوزش عشق مین تن ... ہوا ...
واہ واہ دیدۂ تر سے ... چھپایا نہ گیا
شمع ساں جل ہی گیا آتش ...
اپنی ... کو صبا ...
آہ بت وصل صنم ... جلایا نہ گیا

دیوان ضامن

غیر پیتے ہین مجھے پیاسے اُبلی ہے
ساقیا ساغر مے ہمکو پلایا نہ گیا

ای عزیزو کھو کس طور تسلی ہووے
تمسے یان تک بت کافر کو بلایا نہ گیا

ڈھونڈتے پھرتے رہے کوہ و بیابان مین
یار تھا پاس ہی پر ہمسے تو پایا نہ گیا

بیخودی ہمپہ یہ چھائی کہ ہوئی ہوش خطا
ہم وہان ہو گئے کہ پھر ہمسے تو آیا نہ گیا

دست وحشت نے کیا چاک گریبان حیا
سوزن عقل سے پھر اُسکو سلایا نہ گیا

وصل دلدار میسر نہ ہوا گاہ ہمین
بار ہجران بھی تو پھر ہمسے اُٹھایا نہ گیا

کیا کہون طالع بدخواہ کی ناکامی کو
ایکدن یار کو ضامن سے منایا نہ گیا

خنجر ابرو کا جب تمنے اشارا کر دیا
راز پنہان غم دل کا آشکارا کر دیا

غرق ہے طوفان گریہ مین سفینہ چشم کا
ہجر نے دریای غم کو بے کنارا کر دیا

رشک گلزار ارم ہے عندلیبو دیکھ لو
کوی جانان نے خون سے ہمنے سارا کر دیا

عاشقون نے نالہ سے گردون کھارا اُٹھا لے
مین عصای آہ سے اُسکا سہارا کر دیا

قصد کر قتل کرنے کی مرے بیجرم تو
تیری فرقت نے ہمین تو غم کا مارا کر دیا

یار کو کر کے جدا ہمسے فلک چیرا جگر
ہمنے بھی تجھپر وہان ہونیکا آرا کر دیا

ناتوان ہین جان بلب ہین نقش خون دیا
دیکھ لو یہ حال اب تمنے ہمارا کر دیا

ہر حساب ہندسہ منظور تیری تیغ کو
لوح سینہ کو مرے شبکہ ہی سارا کر دیا

## غزل

ہوگئے پہلے فنا ہونے سے فانی ضامن
شیوۂ اہل رضا اہل فنا کا دیکھا

رخ نور جلوۂ مصطفٰے وہ خدا کا نور جمال تھا
جو تمام خلق میں ہے عیاں یہ کمال اُنہیں کا کمال تھا

قفس حیات کو توڑ کے گیا مرغ دل جو عدم کو ہے
مری جان پر پر و بال بھی بخدا یہ سخت وبال تھا

گئی پیاس حلق کی میرے کچھ [illegible] ای بت نازنین
تری آب تیغ کا وصف کہوں کیا کہ آب زلال تھا

نہ تو زر ہے مجھ پہ کہ دوں تجھے تو امیر ہے میں فقیر ہوں
دل و جان تھا سو تجھے دیا یہی ایک مجھ میں کمال تھا

لب بام پر وہ جو آگیا تو وہ اپنا جلوہ دکھا گیا
وہ قمر تھا سامنے جو چھپ گیا وہ پری تھا حور خصال تھا

جو خودی کا پردہ اُٹھا دیا تو وصال یار کا ڈھب بنا
وہ ہمارے سامنے آگیا کہ شہود جس کا محال تھا

دل و جان عشق نے کھو دیا مرے پاس یار نہ کچھ رہا

دیوان ضامن

| | |
|---|---|
| قاتل نے تری مجکو اب مار لیا اچھا | اس مار سیہ گون نے یہ کار کیا اچھا |
| فرقت مین تری کب تک بیمار جیا اچھا | آ بہر خدا اب تو اے یار ذرا اچھا |
| انکار ہی بوسے سے اقرار ہی ملنے کا | انکار کیا اچھا اصرار کیا اچھا |
| دلفون کا تری قیدی عشقی ہین کہ زندہ ہے | اب تک نہوا ہاے یہ بیمار بلا اچھا |
| ساقی ترا میخانہ آباد ہوا ہم سے | پھر جام مے الفت ہر بار پلا اچھا |
| ہر بار کہ جلنے سے ہر روز کے پھنکنے سے | اب شمع یہ پروانہ اک بار جلا اچھا |
| کیا کیا ہی پری پیکر اس باغ جہا نمین ہین | کیا گلشن عالم مین گلزار کھلا اچھا |
| ہو رسم سے خوبان کی جو چاہین سو کر بیٹھین | ہوتا ہی نہین انکا اے یار گلا اچھا |
| قاتل تو ذرا اپنے بسمل کو تڑپنے دے | کاٹا ہی جواب تونے خونخوار گلا اچھا |

غیر و نہین تو جاتے ہین خوش ہوکر وہ اے ضامن
اور میرے گھر آنے سے انکار ہوا اچھا

| | |
|---|---|
| یا علی جسپہ ترے لطف کا سایا ہوگا | تخت شاہی سے بلند اسکا تو پایا ہوگا |
| یا محمد ہے ترے سامنے یوسف ذرہ | دست قدرت نے ترا حسن بنایا ہوگا |
| جسنے کونین مین سمجھا ہے تجھے پشت و پناہ | اسکو دارین کی آفت سے بچایا ہوگا |
| چاہ یوسف کی رہی ہوگی نہ یوسف کی طلب | جسکی آنکھو نمین ترا حسن سمایا ہوگا |

دل ہوا مشتاق تجھ سے اس بت نادان کا
ضامن

آپ ہی بلبل آپ ہی قمری طوطی اور شمشاد
افلاکِ عدم سے آپ ہی آیا اپنے اندر آپ سمایا
آپ ہی کھاوے آپ ہی پیوے آپ ہی قادر شیر سپر

سیرِ چمن کو آپ گیا وہ کیا کیا اُسکا نام ہوا
آپکو ڈھونڈھا آپ ہی پایا اُسکا یہ انجام ہوا
آپ ہی کشمش آپ ہی پستہ آپ ہی وہ بادام ہوا

آپ ہی اللہ آپ محمدؐ آپ ہی عاشق اور معشوق
اپنا نام رکھا کے ضامن آپ ہی وہ بدنام ہوا

ہمنے جانان کے تئین دلبر جانا جانا
میری خون سے تر آلودہ نہو جاوامن
تجکو کہتا تھا نہ اے دل کہ خطا پائیگا
کیون خیال آوے کسی غیر کا دل مین اپنے
دامِ کاکل مین پھنسا دیکھکے تلِ مرغِ دل
ہاتھ پاؤن تیری بسمل کے جو ہو جائین سرد
سرخیِ لب کے لیے خون مرا کافی ہے
مجھسے احباب مری جبکہ اُٹھالیوین ہاتھ
مضطرب مثل ہوئے ہین ہون و دچراغ گشتہ
تیری قدمون کی قسم قدمونکا تکیہ ہر شے

لیکن اِس جان نے دشمن ہمین اپنا جانا
کبک رفتار ستمگار اُٹھانا جانا
اُسکے کوچے مین نہ رکھ روز کا آنا جانا
عشق نے تیرکیا مجھین ٹھکانا جانا
رخِ صیاد یہ نادان نے دانا جانا
قبضۂ تیغ سے جب ہاتھ اُٹھانا جانا
برگ تنبول بنا کر کے نہ کھانا جانا
فاتحہ پڑھنے کو جب ہاتھ اُٹھانا جانا
اپنے بسمل کا سفر دیکھ کے جانا جانا
بسترِ گل پہ یہ بہتر ہے سرہانا جانا

دیوان ضامن

[illegible] تجھ سے [illegible] جنازہ سر
[illegible] ذرا تو بھی لگانا جانا
آج کل [illegible] عاشق تو [illegible]
[illegible] ضامن [illegible] دم [illegible] آنا جانا

غزل

یاد وہ الفت کا [illegible] قرار اجڑ گیا
بیج جام صبوحی ضامن [illegible] اور بھی
[illegible] دم [illegible] اُجڑ گیا
عاشق صادق کو لازم [illegible]
تیغ ابرو کا جو قاتل سے اشارہ ہو گیا
کوئی [illegible] محفل مین کوئی مر گیا
جو [illegible] زمانہ [illegible] سارا اجڑ گیا
اب ہماری طرف سے جو دل تمھارا اجڑ گیا
[illegible] قسمت کا تارا پھر گیا
[illegible] خورشید رو آ کر دوبارا پھر گیا

وہ کون ہی ضامن مین گرفتار ہون کسکا
ڈھونڈھا اسے عالم مین نشان اسکا نہ پایا
مین جھانکتا ہر روزن دیوار ہون کسکا
بلبل مین تری یار ہی ... ای دل
مین آپ ہی ... دار ہون کسکا
بلبل مین ... اوقات بسر ہی
پردہ ہون ... بازار ہون کسکا
پیتا ہون مجھ کو کی بہت ہی سودا

## غزل بطور سہرا

| | |
|---|---|
| مانہ مین نور فشان ہی یہ جبین کا سہرا | بارک اللہ مبارک ہو مدن کا سہرا |
| رشک افزا گل تر لعل یمن کا سہرا | جلوہ گر حسن بھرا غنچہ دہن کا سہرا |
| مجمر مہر مین ڈالا ہی ستارو نکا سپند | ماہ نے دیکھا جو دولھا و دلھن کا سہرا |
| کہکشان نے بھی کیا گوہر انجم کو نثار | ہے گل نازنبوت کے چمن کا سہرا |

ہو مبارک مرے احباب کو ہر روز خوشی
کیا ہی ضامن نے کہا ہی یہ جشن کا سہرا

| | |
|---|---|
| بتلا دو طبیبو کہ مین بیمار ہون کسکا | جویاے شفا شربت دیدار ہون کسکا |
| آرنی کی صدا لب پہ ہی اور دیدۂ خونبار | موسیٰ کی صفت طالب دیدار ہون کسکا |
| آتی ہی نظر ہمکو بتون مین بھی تجلی | در پردہ عزیزو مین طلبگار ہون کسکا |
| مین صورت گل آنکھ مین بلبل کی سمایا | اعدا کے سوا اور کہو خار ہون کسکا |
| اسطرح گرا خاک پہ ہون اٹھ نہین سکتا | پامال روش نازک رفتار ہون کسکا |
| اے عشق شہنشاہ خداوند دو عالم | جز آپ کے مین بندۂ سرکار ہون کسکا |
| اب دیدۂ حق بین سے حقیقت ہو نمایان | دیکھو تو کہ مین مظہر اسرار ہون کسکا |

مشغلہ عشق اور محبت دن رات کام اپنا
مشہور عاشقون مین مجنون ہی نام اپنا
کس طرح ہاتھ آوے وہ مرغ لامکانی
صیاد سے ... دانہ نہ دام اپنا
رندی و می پرستی مذہب ہمارا ہی اپنا
... خاصون مین عام اپنا

دیوان ضامن

... اسلام اپنا
... ضامن ... اپنا
... کا مرام اپنا
... اپنا
... پایا ...
... بیساختہ ... اپنا

ساقی

## ردیف الباء

ساقی تری دوری میں وہ دلدار نہ دیکھا
اور بادۂ گلگون کا خریدار نہ دیکھا

عالم میں کوئی ہمنے تو بیکار نہ دیکھا
ہر کار میں پر یار سا بیکار نہ دیکھا

مفاید نہ رہی مے ترے خمخانے میں ساقی
بدمست ہے عشق کا سرشار نہ دیکھا

ہم دیکھتے ہیں عیش مہیا ہے ولیکن
برباد ہے سب عیش اگر یار نہ دیکھا

جون شمع ہے پردہ پردۂ فانوس میں روشن
بے پردہ کبھی یار کا دیدار نہ دیکھا

گر عمر ترے بام کے نیچے ہوئی آخر
اے بخت سیہ روزن دیوار نہ دیکھا

جیتا نہ رہے اور نہ مر جاسے یہ بیمار
مانند ترے عشق کے آزار نہ دیکھا

گو مجلس اتک تری جا پہونچا ہی عاشق
افسوس کبھی آپ کا دربار نہ دیکھا

طالب ہے جہان کسکی ملاقات کا لیکن
جان دیتے جو دے ایسا طلبگار نہ دیکھا

بیہوش ہی ہشیار ہے اس ازنہان کا
بیہوش کی مانند تو ہشیار نہ دیکھا

او دست جنون چاک کیا ایسا گریبان
وحشی کی بدن پر تو کوئی تار نہ دیکھا

معلوم ہوا میکدے میں آج گرو سے
واعظ یہ قبا جبہ و دستار نہ دیکھا

بکتا ہی پھیرا مصر کے بازار میں یوسف
یوسف کو میں اپنے سر بازار نہ دیکھا

مختار محمد ہیں ہر اک کار کے ضامن
محبوب خدا سا کوئی مختار نہ دیکھا

دیوان امداد

[illegible]

... کی زیارت کی طلب
... کی طلب
... کشف و کرامت کی طلب
... کی زیارت کی طلب
... جمال روشن
... کشف و کرامت کی طلب
... بصارت کی طلب

ناخدا

[illegible]

دیوانِ ضامن

| | |
|---|---|
| ناخدا کشتیِ اُمت یہ ہے طوفانِ بلا | تو خبر جلد کہ ہے تمسے حفاظت کی طلب |
| عشق نے آپکے معشوق بنایا ہمکو | آتشِ عشق کو ہردم ہے زیارت کی طلب |
| میری آنکھوں پہ کفِ پائے مبارک رکھدو | قرۃ العین ہو حاصل ہے عنایت کی طلب |
| تاجِ شاہی سے تو بہتر ہے تمھاری نعلین | سر پہ رکھوں تو کروں یارِ امانت کی طلب |
| آپکی شوقِ محبت میں نکلجائے یہ دم | دیجیے بہرِ خدا مجکو ہدایت کی طلب |
| ہم گدا ہے درِ احمد میں نہیں کچھ پروا | جاہِ دنیا کی ہمیں اور نہ ریاست کی طلب |

پنجتن پاک کی الفت میں فدا ہو جانا
تجکو ضامن ہے اگر خاص شہادت کی طلب

رہے خانۂ جان میں ہمیشہ صنم کبھی ملنے کا اُسکے نہوا سبب
چھپے پردے میں ایسا وہ غیرتِ حور کہ ہوئی خبر یہ ستم ہے غضب
تمھیں ڈھونڈھتے پھرتے ہیں شمس و قمر نہیں ثانی تمھارا کوئی بشر
تری صدقے ہیں سارے یہ جن و بشر تری مثل صنم پری ہو سکے کب
تجھے کہتے ہیں جلوۂ رشکِ قمر تجھے کہتے کمانِ دریدہ جگر
تجھے سرو رواں کہیں سارے بشر تجھے کہتے ہیں قمری طوق لقب
ترے شوقِ وصال میں چھوٹا وطن تری کوچے میں آ کے تو پہنا کفن

[illegible]

ترے در پہ ہے ضامن علی یہ کھڑا شہ ہر دوسرا و امیر عرب

## ردیف تای فوقانی

کیا دیکھے یہ پروانہ دل زار کی ہمت — غالب ہے رخ شمع دل آزار کی ہمت

ہر گوہر و مرجان سی کیا کرتے ہین دامن — دیکھو یہ مرے دیدۂ خونبار کی ہمت

دیکھین نہ کبھی حور کو جنت مین مری جان — یا رشک ہے تری طالب دیدار کی ہمت

بے بھیری بلائے ہے مری گھر آپ وہ آئے — عالی ہے یہ اُس عالی مقدار کی ہمت

عالم کو کیا مست خرابات سے ناز — مصروف ہے یہ ساقی سرشار کی ہمت

ہر دم ہین تمنا کہ بیان کیجیے کچھ حال — قاصر ہے وہان دستِ گفتار کی ہمت

وہ کشتۂ ہجران کو تیئن دم مین جلاتے — ہے رشک مسیحا تری رفتار کی ہمت

صحرا مین تری مجنون کی پابوس کو آئے — اے آبلہ پا دیکھی طلبگار کی ہمت

عاشق کو غم ہجر سے اک دم مین چھڑایا — کیا کہیے کہ کیا ہے تری تلوار کی ہمت

دائر ہے میان عشق کی نقطے کو سب عالم — جاذب ہے ترے نقطۂ پرکار کی ہمت

ہر زخم جگر پر ہے زنگار چھڑک دو — ای یار روا گر ہے تمھین کچھ بیمار کی ہمت

اب سینۂ و دل مین ہے کمر باندھو کمر مین — ہو جای خدا حمید ز کرار کی ہمت

دیوان ضامن

سب حال بیان کیئے کرون ایسا غور [illegible]
بیچارہ وہ اگر ہو کوئی گفتار کا باعث
ابتا ہی غم [illegible] کیون عاشق بیدل
ملتا تجکو بھی معلوم ہو [illegible] کا باعث
معشوق کا کہنا جو نہ مانا کوئی ضامن
بیچارہ تھی [illegible] خفگی دلدار کا باعث

شوق دیدار چشم مین بیخودی باشک ہوئی
گاہ بیخود ہجر مین ہون باخبر ہون وصل مین
اک نقطہ ہی نہین ہی عشق مین اسکے ہست
دل کیے پامال کتنے اور مُردے جی اُٹھے

رتبہ آبرو کیا ہون بر سر بازار ہست
یار بھی ہمکو ملا کیسا ہی خود ہشیار ہست
شمس تبریز و جنید و شبلی و عطار ہست
اے مسیحا ہی عجب تیری تو یہ رفتار ہست

جب سے ساقی نے پلایا جام وحدت کا مجھے
حشر تک ضامن رہیگا بیخود و سرشار ہست

# ردیف ثای مثلثہ

معلوم نہین خفگی دلدار کا باعث
جاؤن نہ کبھی کوچۂ دلدار مین ہرگز
اقرار تو کیا تھا شب وصل مین تمسے
چاہی جسے ملجائے وہ خود کام ستمگر
موسیٰ کی طرح گر گئے بیہوش ہوئے سب
انداز نئی چال نئی ناز نئے ہین

بیجرم و خطا تیغ قضا کار کا باعث
لیجائے ہی یہ عشق دل زار کا باعث
ظاہر نہوا ہمکو پر انکار کا باعث
موجب نہو تسبیح نہ زنار کا باعث
اے یار وہ ہی جلوۂ دیدار کا باعث
یہ سب ہی میان حسن کے اظہار کا باعث

تو جو مجھ سے خفا ہی کیا باعث
تیغ [illegible] یار ہی کیا ہی کیا باعث
پھر ستم کیجئے کو دوست [illegible]
کیون نہین آتا ہی کیا باعث
باہمہ جنس جور و ظلم و ستم
دل نہین چاہتا ہی کیا باعث
کاہش غم سے اب ہوا ہی سقیم
عشق ہوا یا خدا ہی کیا باعث

دیوان ضامن

[illegible] ہی کیا باعث
[illegible] ہی کیا باعث
[illegible] ہی کیا باعث
[illegible] ضامن
عین [illegible] ہی کیا باعث

[illegible]

| | |
|---|---|
| قید مین صیاد کے ہم آ پھنسے افسوس ہے | مُرغِ دل قیدِ ستم مین آ ویا اندا ہی عبث |
| زلفِ سنبل یار کو ہردم سنواری ہی صبا | کاکلِ مشکین کو ای مشاطہ شانہ ہی عبث |
| جو کُشتہ ہین تری تیغِ تغافل کے صنم | اُنکو جینا ہی عبث اور زہر کھانا ہی عبث |
| چاہیی عاشق کو خاکِ کوی جانان ہو رہے | جو گیا کوچی مین اُسکے پھر کی آنا ہی عبث |
| اسپ ویا یکسطرح اشک ہیدان مین ہوین روان | آہ کا اُسکو عزیزو تازیانہ ہی عبث |
| جلگیا ای شمع تجھ پر شوقِ دل سی جان نثار | ماتم پروانہ پر آنسو بہانا ہی عبث |
| ہے مگر مدِّ نظر جانا رقیبون مین تمھین | چاہیے جانا وہان ہمکو سُنانا ہی عبث |
| تو نہ آیا اپنے کُشتے کے جنازے پر کبھی | بعدِ مدت اُسکی مرقد پر بھی آنا ہی عبث |
| مرقدِ عاشق کو تیری سایۂ گیسو ہے بس | روضہ و گنبد کلس اور شامیانہ ہی عبث |

طائرِ جان اُڑ گیا قیدِ دو عالم چھوڑ کر
مُرغِ لاہوتی کو ضامنؔ آشیانہ ہی عبث

## ردیف جیم

| | |
|---|---|
| آنکھ مفلس کی لڑی کس بُتِ زردار سے آج | مُرغِ دل بازی لگی طائرِ پردار سے آج |
| دل مرا قید ہوا زلف مین تیری کا فر | ربط مومن کو ہوا رشتۂ زنّار سے آج |

رنج لاکھوں ہوئی گو تجھ پہ گردوں صدمے
یا خدا ہو نہ مگر اس محبت عیار کو رنج

کوہکن کی جو لگا سر میں یہ تیشۂ عشق
خون عاشق سے ہوا اس کہسار کو رنج

معدن رنج ہوں ایسا کہ مری رنج سے ہائے
دشت غربت میں بھی ہے پاؤں سے ہر خار کو رنج

کیوں عبث کیجیے اس یار کا شکوہ ضامن
عشق میں ہوتا ہی ہے عاشق غمخوار کو رنج

جو گنج ہاتھ نہ آئے تو کچھ نہ لائے رنج
سو گنج رنج کا ہے گنج صد بلائے رنج

دولت کے گنج کو دیکھو تو رنج ہوتا ہے
قسم خدا کی ہے کیا کیا نہ یہ دکھائے رنج

خوشی کی باتیں کرو اور خوش ہو سے رنج
عزیز جانو اسے دل سے جو اٹھائے رنج

یہ رنج شغل قضا ہے کہ مار ڈالے ہے
زمیں کے نیچے شجاعوں کو یہ تو لائے رنج

ترنج اسلیے ہے ترش اس میں بھی ہے رنج
برنج خور بھی ہوتے ہیں مبتلائے رنج

ذرہ سی بات میں رنجیدہ جو کہ ہو جاوے
تم اس سے بھاگو کہ وہ بھی ہے اک بنائے رنج

مٹا دے دفتر دل سے تو رنج کو ضامن
بہت سے دنیا میں تو تو نے آہ اٹھائے رنج

## ردیف حای حطی

ردیف خای معجمہ

دیوان ضامن

دفتر وحدت ہے ضامن صفحۂ خاطر ترا
لوحِ دل سے ہو گیا حرفِ دوئی کا انتساخ

## ردیف دال مہملہ

کیا کیا نہین مجھپہ کرتے بیداد — اللہ سے ہی بتون کی فریاد
قدکو ترے قامتِ قیامت — شمشاد کہون کہ سرو آزاد
ہے سامنے تیرے دست بستہ — خوبان کا مگر تو ہی ہے اُستاد
آنکھون مین ہی نور تیرے دم سے — ہے خانۂ دل تجھی سے آباد
تو غمزہ نواز فتنہ زا ہے — ہے ناز و ادا کی تو ہی بنیاد
یہ چرخِ کہن ہے پیر دیرین — صد ہا ایسے داؤن گھات ہین یاد
اے ظلم شعار آفتِ جان — اِس فن مین ترا ہی کون اُستاد
شیرین تری غم مین کھائے تیشہ — ادنی ترا کوہ کن ہے فرہاد
وہ سخت ہی سنگدل ترا دل — ہے سامنے جسکے موم فولاد
او چرخِ بخیل مردم آزار — کیا کیا تجھے داؤن گھات ہین یاد
کیا حور و قصور کس کی جنت — تم بن مرا دل کبھی نہ ہو شاد

ازل سے تا ابد ہر آن ہی ہے
محمد ہے محمد ہے محمد
مشرف صاحب لولاک ہے وہ
بسینہ نور کل افلاک ہے وہ
وہ موصوف صفات حق ہے صاحب
محمد ہے محمد ہے محمد
مقدس مرآت نور الٰہی
عجب محبوب ذات بارگاہی
وہ شاہان حشر اعجاز
محمد ہے محمد ہے محمد
بروز حشر ارزان میں ہون
بچھا دو قبر کی آتش ہے وہ یون
بتاکید شفاعت ہو
محمد ہے محمد ہے محمد

دیوان ضامن

نہ باقی چھوڑ کوئی صید کا نشان صیاد
ہر ایک مرغ یہ کہتا ہے الامان صیاد

یہ مرغ دل نہین آنیکا دام مین تیرے
ہے لامکان یہ بسنا اسکا آشیان صیاد

نہ توڑ ذبح سے پہلے تو بال و پر سے
نہ کریہ جور و ستم ہمیہ بے بیان صیاد

نہین ہے کنج قفس مین بلبل شاخ سنبل کی
ہے اسکے دل سے اٹھا آہ کا دھوان صیاد

پھڑک کے توڑ لیے مرغ دل نے بال و پر
نہ اکدم بھی ہوا اسکا پاسبان صیاد

نکل چکا ہے لہو پھیرت گلے پہ چھری
ہوا ہے رنگ مرا رنگ زعفران صیاد

نگاہ تیر نے بس کر دیا ہے کام تمام
اٹھا نہ ہاتھ مین اپنے تو یہ کمان صیاد

شب وصال مین مرغ سحر کا کھٹکا ہے
الٰہی کاٹ لے اسکی کوئی زبان صیاد

ہمارا طائر دل کرکے دام زلف مین قید
لیے پھریگا ہمیشہ کہان کہان صیاد

قفس مین بند نہ کر ذبح کر مرے قاتل
چھڑا دی قید ہستی کی مہربان صیاد

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن
ہمیشہ گھات مین رہتا ہے آسمان صیاد

احد سے کون بن آیا ہے احمد
محمد ہے محمد ہے محمد

بشکل بشر ہے آن نور سرمد
محمد ہے محمد ہے محمد

تحیات و درود و رحمت حق
سلام اللہ بر روح محمد

بہ بوسہ اور معز سنگ اسود
محمد ہے محمد ہے محمد

ہزاروں معجزے نادر دکھائے
محمد نے بہت مردے جلائے

یہ کتنے کر دیے ہیں ہیں سب رد
محمد ہے محمد ہے محمد

وہی ہے مالک ملک الٰہی
حقیقت میں وہی ہے قبلہ گاہی

شفیع امت عاصی کہ آمد
محمد ہے محمد ہے محمد

کشیدہ بر رخ مصحف چو گیسو
دل عشاق را بستہ بہر مو

کدام آنکس کہ دارد مد این شد
محمد ہے محمد ہے محمد

کہا جبریل کو مسجد میں اک دن
پس پردہ وہاں ہے کون ساکن

وہاں ہو وے احد اور یاں ہے احمد
محمد ہے محمد ہے محمد

کہا جبریل نے آکر کہ اے دا
مجھے کیوں بیچ میں تم نے پھرایا

سوائے ذات اقدس آنکہ باشد
محمد ہے محمد ہے محمد

کھلا جب عائشہؓ پہ ستر مکنون
رسول اللہ تم کو میں کہوں کیوں

خدا انکو کہوں گی یا محمد
محمد ہے محمد ہے محمد

کہا حضرتؐ نے خوش ہو عائشہؓ سے
ترا ایمان کامل ہو گیا ہے

عزیزو اسکو تم جانو مؤکد
محمد ہے محمد ہے محمد

## ردیف راء مہملہ

| | |
|---|---|
| کہ جسنے ذاتِ احمد کو نہ جانا | نہین دارین مین اُسکا ٹھکانا |
| بسا مومن کے دل مین یا محمدؐ | محمدؐ ہے محمدؐ ہے محمدؐ |
| تمہارے عشق سے سرِّ الٰہی | ہویدا مجھپہ ہو جاوے کماہی |
| اگر ضامن ہو تم یا جدِّ امجد | محمدؐ ہے محمدؐ ہے محمدؐ |

## ردیف ذال معجمہ

| | |
|---|---|
| لکھو نہین اپنا جگر سوز لایئے کاغذ | عزیزو کوئی سنہرا منگایئے کاغذ |
| ہر ایک حرف سے مرے خط کا دامِ الفت ہے | جدا جدا اُسے قاصد سنایئے کاغذ |
| جو قہر ہے خط کو سنانے سے نامہ بر ہو بیج | کسی جلیے کو بُلا کر پڑھایئے کاغذ |
| غمِ فراق کو یارو جو اپنے کیجے رقم | ہزارون دفترِ غم کے بنایئے کاغذ |
| گنہ کی سیاہی سے اعمال نامہ ہے مین سیاہ | تو اپنے فضل سے یارب چھپایئے کاغذ |
| ہوا ہے خط مرا شکوؤن سے تر بوقتِ رقم | دلا یہ دفترِ غم ہے بہایئے کاغذ |
| لکھا کے نقش کوئی لیس کا مشک و گلاب | صنم کو شیر و عسل مین پلایئے کاغذ |
| لکھے وہ کونسے خط مین بقین شکایت کے | ابھی منگا کے ہین وہ دکھایئے کاغذ |
| کسیکے ہاتھ نہ آجائے رازِ دل ضامن | حریفِ بد کی نظر سے بچایئے کاغذ |

کیجے بہ دلا شکوہ خنجر تہ خنجر
تسلیم و رضا چاہیے خنجر تہ خنجر

طاقت نہیں بازو میں ہے یا کند ہوئی دھار
یا حلق مرا ہو گیا پتھر تہ خنجر

خون کے بھی مرا دل صفت شرگا نہیں ہے ٹھہرا
اس دل کا ہوا ابتو ہے بستر تہ خنجر

ہر زخم یہ کہتا ہون کہ رحمت ہے خدا کی
ہمسا ہے یہان کون دلاور تہ خنجر

کیا لطف و مزہ پاتی ہین عاشق تری قاتل
گردن جو کٹا لیتے ہین اکثر تہ خنجر

بسمل کو تڑپنے نہین دیتا ہے وہ قاتل
کیا کیا نہین کرتا ہے ستمگر تہ خنجر

ڈرتا ہون تعجیل کرے نہ بہ جائے یہ آہن
ہے آتش الفت مری اندر تہ خنجر

ذلت کی مصیبت سے چھڑایا مجھی قاتل
ہو جائے ادا شکر ہے بہتر تہ خنجر

تڑپے ہے کوئی لوٹے ہے بیتاب کوئی ہے
جانباز ہین اکثر ترے در پر تہ خنجر

مین آہ نہین کرتا ہون کٹا لیتا ہون سر کو
قاتل وہ مرا کون ہے ہمسر تہ خنجر

گر قتل کی ٹھہرے تو دکھا دے رخ زیبا
ضامن یہ پڑا تڑپے ہے کافر تہ خنجر

جو نظر آتا نہین تھا اب وہی آیا نظر
چشم حق بین لعد مدت تو نے حق پایا نظر

آفتاب نور حق گو ہے عیان پر ہے نہان
اس رخ روشن کا ہمکو آرہا سایا نظر

غیر حق مت دیکھنا اے چشم حق بین دیکھنا
ہمنے کیا کیا کسطرح سے تمکو سمجھایا نظر

ضامن میان

ردیف راء مہملہ

[illegible]

ضامن اسرار ولایت کا بیان کیجے گی
وہ تو موقوف نہیں شرح و بیان پر ہرگز

کیا سبب ہے کہ وہ آیا نہیں گلفام ہنوز
وعدہ کرتا ہے دے ہر صبح و شام ہنوز
الفت یار میں جب تک نہ ہو بدنام کوئی
عشق اس کا نہ ہوا خام ہے بس خام ہنوز

دیوان ضامن

نیمجان تڑپے ہے کشتہ ترا او اہل ستم
ہاتھ سے اپنے نہ قاتل ابھی تلوار کو چھوڑ

دیکھ مخمور تری چشم سیہ مستان کو
محتسب تیری گلی میں گئی دستار کو چھوڑ

وعدۂ وصل وفا کون سے دن ہوگا ہائے
عمر گذری ہے مری ابتو اس انکار کو چھوڑ

کوی جانان تو ہوا ہے مجھے فردوس سے خوش
اب کہیں جاؤں ہونہیں کوچۂ دلدار کو چھوڑ

ہاتھ پاؤں ہیں جدا سر بھی کسیکا ہے جدا
نیمجان کرکے وہ قاتل گیا دو چار کو چھوڑ

تم بھی اب کھاؤ ہوا جاؤ یہاں سے اڑ جاؤ
گل گیا باغ سے اے بلبلو اب خار کو چھوڑ

تیری الفت میں تو ضامن کو جہان نے چھوڑا
تو نہ او اہل وفا اپنے وفادار کو چھوڑ

## ردیف زاے معجمہ

دخل ہووے نہ رقیبوں کا جہان پر ہرگز
نام آجائے نہ غیروں کا زبان پر ہرگز

گل تشبیہ ہوئی شان کی لب ہے پنہان
بے نشانی کا نہ رکھ لفظ زبان پر ہرگز

مثل بوے گل تر یار وہ رہتا ہے نہان
وہم دوری کا نہیں یار وہان پر ہرگز

عاشق جلوۂ دیدار ہیں جو خاص خدا
دل لگاتے نہیں وہ حور جنان پر ہرگز

جو کہ ہیں خاک نشین تارک دنیا ہے یقین
پاؤں رکھتے ہی نہیں تخت شہان پر ہرگز

[illegible]

پرہیزگار آپ ہین معلوم ہے ہمین
ای شیوۂ فریب دم باز رکھ پرہیز

بے جرم قتل کر نہ کسیکو خدا سے ڈر
جور و ستم سے او بت طنّاز رکھ پرہیز

مُردی جلائے آپنے ای عیسیٰ زبان
کشتے سی تو نہ صاحب اعجاز رکھ پرہیز

وعدہ کیا وفا نہ کیا شب گذر گئی
دم دیکے ہمکو او بت دمساز رکھ پرہیز

وہ بیوفا کسی کا ہوا آشنا نہین
اُس بیوفا سی ای دل ناساز رکھ پرہیز

ای اشک سُرخ راز نہ ضامن کا فاش کر
اب برملا تو گریۂ اعجاز رکھ پرہیز

## ردیف سین مہملہ

نہ جا تو یار کسی او ر بوالہوس کے پاس
برنگ بلبل و گل بیٹھ خوش نفس کے پاس

مثال بوے گل تر کہان گیا نہ ملا
ہماری پہلو سی دل جنید ہ ور س کے پاس

ہماری قرب سے پرہیز گلبدن کیون ہے
کہ گل بھی رہتا ہی گلفام خار وخس کے پاس

لبون پہ آہ و فغان بلبلین لبس ہی نالۂ شوق
جرس بجی ہی دما دم یہ اک جرس کے پاس

نہ مل تو غیر سے ای یار ہمسے باہم مل
کسی نے دیکھا نہ پروانہ خوش مگس کے پاس

برنگ بلبل شیدا فدا ہون اسیر مین
اگر وہ گل رخ زیبا جو بیٹھی ہے قفس کے پاس

کہا موسیٰ کیا یا ہی مگر اللہ بس باقی ہوس
اوّل فنا آخر فنا ... اللہ بس باقی ہوس
تخت سلیماں ہے کہاں فانی ہے یہ سارا جہان
اور بھی ہی یا نگہ جو بس اللہ بس باقی ہوس
تھا قیس لیلیٰ پر فدا آخر فنا ہی کی کہا
اس طرح جان کا قفس اللہ بس باقی ہوس
جاں من سکی کا ... جب ماہ نفس
گلی گلی بس ... بوالہوس اللہ بس باقی ہوس
گیا ... اللہ بس باقی ہوس

ضامن اُسکا بیتا کہیں شہ ملا
ہمنے ڈھونڈھا وہ یار سنّو کوس

جو صید کش کو ہوئی دام او قفس کی ہوس
تو مرغ دلکو مری ہے تمھاری بس کی ہوس

کسیکو ناقۂ لیلیٰ کے ہی جرس کی ہوس
ہمیں ہے یار کی انداز خوش لفس کی ہوس

مثال عاشق پروانہ شمع رُو پر جل
نہ بیچیا صفت طیر رکھ مگس کی ہوس

ہمیں ہے پاک تعشق جمال یار کا شوق
نجس کو ہوتی ہے دلدار سی نجس کی ہوس

جو عشق باز ہے صادق تو جان دے پہلے
مقام عشق میں باطل ہے بوالہوس کی ہوس

نبی ولی تو یہ کہتے تھے ما عرفناک
نہ پوری ہوئی کسیکی بھی دسترس کی ہوس

تمھارے عاشق صادق کو وہ جنون ہوا
ہوئی ہے جنگل کی اب سکو خار و خس کی ہوس

ہوا ہے تخت سلیمان خاک کا میرے
نہ ہمکو فیل کی خواہش نہ کچھ فرس کی ہوس

وہ شاہ حسن دکھاتا نہیں جمال کبھو
جو شوق لاکھ برس کا ہے سو برس کی ہوس

کلس ہے گنبد گردون پہ مہر و ماہ کا کیون
تمھارے حجلۂ زیبا کے ہے کلس کی ہوس

کہاں ہے تخت سلیمان سکندر و دارا
مقام فانی ہے دنیا مگر عبث کی ہوس

ہمیں تو ایک فقط آپکی ہے یار غرض
نہ سو ہزار سی سلطنت پانچ دس کی ہوس

تمھارے قدمونپہ ضامن کی جان نکلی جا
ہے پائے ناز کی ٹھوکر سے ہمکو مس کی ہوس

دیوان ضامن

چھٹا ہے گو ... اللہ بس باقی ہوس
مت کر طلب ... اللہ بس باقی ہوس
... اللہ بس باقی ہوس

## ردیف صاد مہملہ

یہ عجب دنیا ہی عبث کب تک گنے گا پانچ و سش
کیا پانچ و ش کیا پانچ و ش اللہ بس باقی ہوس

یہ کل شیئ ہالک ہے فانی ہی سب مور و مگس
مور و مگس مور و مگس اللہ بس باقی ہوس

ای طائر جان در قفس فریاد مت کر صبر کر
ای در قفس ای در قفس اللہ بس باقی ہوس

مجنون بن مین پھر رہا تم چھوڑ دو اس مرا
ای خار و خس ای خار و خس اللہ بس باقی ہوس

ای مونس غم ہمنفس تو بھی گریزان ہو چلا
ای ہمنفس ای ہمنفس اللہ بس باقی ہوس

فریاد ہی تمسے مری ای دادرس ضامن علی
ای دادرس ای دادرس اللہ بس باقی ہوس

بس کام یہ ہی آئیگا کر یاد حق اسے ہمنفس
ای ہمنفس ای ہمنفس اللہ بس باقی ہوس

ضامن علی ہین دادرس مخدوم ہین فریادرس
فریادرس فریادرس اللہ بس باقی ہوس

## ردیف شین معجمہ

آتے ہین تیری عاشق شیدا کو غش پہ غش
مجنون کی طرح کشتہ لیلی کو غش پہ غش

مت کھول فصد خون کی عوض مین آئینگے
مجھ ناتوان و دوالہ و شیدا کو غش پہ غش

کچھ بھی خبر ہے آج ستمگر کہ کیا ہوا
تیری گلی مین عاشق شیدا کو غش پہ غش

اس بے خبر حبیب نے سکتہ بتا دیا
فرقت مین آئے حیرت افزا کو غش پہ غش

| | |
|---|---|
| آسمان لبری کا تو ہی خورشید کمال | ہو نہیں سکتی کبھی تیری برابر خاص خاص |

زندگی دنیوی ضامن مثال برق ہے
جادۂ فانی پہ رکھیں اپنا بستر خاص خاص

## ردیف ضاد منقوطہ

| | |
|---|---|
| ہمکو نہیں ہے کچھ بت عیار سے غرض | رکھتے ہیں ہم تو مالک مختار سے غرض |
| ہمکو غرض فقط ہے تو اک یار سے غرض | کچھ ایک سے غرض ہے نہ دو چار سے غرض |
| تار نفس کا تار بندھا یار تیری ساتھ | سبحہ سے ہمکو کام نہ زنار سے غرض |
| ٹانکے لگانا نہ زخم پہ مرہم لگائیے | بسمل کو یار کے نہیں طومار سے غرض |
| بڑھ جائے مرض عشق دوا ایسی دے طبیب | رکھتا ہے یار بھی دل بیمار سے غرض |

آب بقا سے کام نہ عیسیٰ و خضر سے
ضامن کو یار ہے ترے دیدار سے غرض

## ردیف طای مہملہ

| | |
|---|---|
| جسکو سمجھے تھے صحیح ہم اسکو پایا اب غلط | جز تجلی یار کے دیکھا نظر آیا غلط |

عشق میں جو دن کٹے سمجھا عشق پنہاں کا غلط
دیکھو تو اب کیا صحیح ہے اور اب کیا ہے غلط
نام حق ... مولوی کی ہم نے دیکھا
عشق سودائی مجازی زلف کا سودا غلط
ہم تو دی ابی میں ہم کہتے ہیں کہ دھوکا غلط
وہ غلط مضمون غلط انشا غلط املا غلط
وقت ہر نعرہ بہ ہستی کا سبق ہم نے پڑھا
مصحف روئے جاناں یار ضامن ہے صحیح
وہی تاریخ الشعرا ہے اور سب جھگڑا غلط

## ردیف ظای منقوطہ

## دیوان ضامن

[illegible]

| | |
|---|---|
| تمہاری کاکل مشکین کو دیکھکے زاہد | رہے نہ قید سے کوئی بھی پارسا محفوظ |

بتون کا عشق ہے ضامن یہ ناگہانی بلا
کہ اُنکے جور سے ہمکو رکھے خدا محفوظ

## ردیف عین مہملہ

| | |
|---|---|
| اہل رضا کو یار سے تکرار ہے منع | بسمل کو زیر تیغ کے گفتار ہی منع |
| زخمی تیغ عشق کو تسلیم چاہیے | اس مرض کی دوا دل بیمار ہے منع |
| ترا ہو جو کہ آپ ہی فرقت مین یار کی | گردن پہ اُسکی کھینچنی تلوار ہے منع |
| حور جنان کا عاشق لذائذ نفوس ہے | جز یار کے یہ طالب دیدار ہے منع |
| جسکو کہ ہو نہ شوق لقائے جمال دوست | تسبیح کیا ہے رشتہ زنار ہے منع |
| راز درون پردہ سودائے زلف یار | پردے کی بات بر سر بازار ہی منع |
| کسطرح دیکھیون اُسے جس جا نہو گذر | غرفہ بھی منع روزن دیوار ہی منع |
| نامہ مین کیا لکھون کہون اُس سے حال کیا | وان گفتگو تو قاصد طرار ہے منع |
| عالم کو تمنے قتل کیا تیغ ناز سے | پر قتل مجھ غریب کا خونخوار ہے منع |
| حاصل جواب ہو نہ کسی بات کا وہان | اقرار بھی منع ہی تو انکار ہے منع |

[illegible]

## ردیف غین معجمہ

[illegible]

پیشہ فاطر ایزدی ہی عدل اور انصاف
پچھاڑون کی ہی فصل بہار گلشن مین
فزون ہی حسن پہ [illegible]
روا نہین کسی مذہب مین ترک ناحق تلفی
ستم ہی سر انجام قاصد کا ہو قصور معاف
کبھی جہان مین نہین ہوتا کبھی کو زوال
خدا کے سامنے ہوگا مرا ترا انصاف
جفا و جور و ستم جتنے چاہے اب کرے
ہوئی بھی دیکھی ہمکو بھی اب زمین صاف
محبت ہو گئی ہی ہمکو اس پری رو سے

اُسی کو خانۂ کعبہ کہین ہین اے ضامن
جو دل ہی پاک کدورت سے مثل آئینہ صاف

روشن چراغ قبر مین سینے پہ ہین مرے
ضامن فراق یار مین تمنے جو کھائے داغ

ملتا نہین ہی یار نہ کچھ یار کا سراغ
ڈھونڈھا جہان مین پایا نہ دلدار کا سراغ

اِک تھا رفیق پہلو مین وہ بھی گیا ہی چھوٹ
ہمکو ملا نہ کچھ دل بیمار کا سراغ

کچھ کام ایسا کیجیے جس سے کہ وہ ملے
ہم کو بتا دو دوستو اُس یار کا سراغ

مشکل تو یہ ہی جبکہ وہ ملتا ہی نازنین
ملتا نہین ہی طالب دیدار کا سراغ

گم گشتگانِ وادیِ حیرت کو ڈھونڈھیئے
ہاتھ آئیگا نہ صاحب اسرار کا سراغ

ڈھونڈھا اُسے تو آپکو جب ہمنے پالیا
ہاتھ آگیا ہمین تو یہ بیکار کا سراغ

دل مین مقام یار ہے جون بوی مثلِ گل
ضامن ملا ہے ہمکو یہ اب یار کا سراغ

## ردیف فا

خدا نے بخشے ہین وہ ذات مین تری وصاف
نظیر تیرا نہین ہی زمین سے تا قاف

یہ ہمنے مانا کہ یوسف ہی خوبصورت ہے
مگر زلیخا اُسے دیکھکر کرے انصاف

وہ شمع طور کے جلنے کو کرتا ہی ظاہر
پڑا ہی جسد مین اُسکے وہ نقرئی موباف

## ردیف قاف

دیوان ضامن

[illegible]

ضامن علی سے ... صاحب
... بیان ... ناب ...

## ردیف لام

... کا دل

[illegible]

حرا تو ہادی دوعالم ہے احمد مختار | تو وہ کون ہین جنہین جز انکی راہ کوئی رفیق

ہماری کشتی کا ہے ناخدا ضامن
ازل سے قلزم رحمت مین ہم ہوئے ہین غریق

## ردیف کاف کلمن

بشر پہ کیا کرے وصاف صاحب لولاک | ہے اسکی مدح مین سرگرم خود خدائے پاک
نظیر اسکا بنانا نہ حق کو تھا منظور | مبرا سایہ سے تھا اس سبب سے جسم پاک
ہر اک قدم پہ فدا ہووے فتنۂ محشر | خرام ناز دکھائی جو وہ بت چالاک
جہان مین دیکھیے کس کسکا خون ہوتا ہے | پہن کے بیٹھا ہے پوشاک سرخ آج پھر ...
سوائے خون جگر ہمکو کچھ نہین بھاتا | مین غم کا طعمہ ازل سے ہون غم ہے میری خوراک
وہ اپنے علم کا عالم ہے خود خدا و رسول | دیا ہے حق دم نہین سکتا اتنا ہے ادراک
ظہور نور محمد ہوا زمین پر سے | اسی سبب سے فزون عرش سے ہے رتبۂ خاک
وہ یاد کرتے ہین جب ہچکیان خنجر دین ہین | بٹھا رکھی ہے سینے مین ہمنے اپنے ڈاک
چمن مین دیدۂ مخمور کے تصور مین | ہماری تاک لگی رہتی ہے بجانب تاک
کرونگا نذر مین حضرت کی خلد مین جاکر | مین شاخ طوبیٰ سے لایا بنا کے ہون مسواک

ردیف نون ... ضامن

... کا عشق
... کا دل
... کا دل
... کا دل
... کا دل
... کا دل
ضامن ... کا دل
نہین

## ردیف میم

یہ معشوق ہو دل لگانے کے قابل

قدردان عاشق ہو دلجوئی ... ضامن

نہیں دل رہا ہے بچانے کے قابل — لگا تیر کا ہون نشانے کے قابل

مرا سر ہے قاتل کٹانے کے قابل — بحق تیغ ہے آزمانے کے قابل

اگر کوئی سر ہے کٹانے کے قابل — وہی اس گلی مین ہے آنے کے قابل

ہنسایا کسیکو دیا ہمکو گریہ — فقط ایک مین تھا رولانے کے قابل

شہید ستم کو نہ پانی سے دو غسل — یہ لاشہ ہے خون سے نہانے کے قابل

یہ عید قربان دکھائی ہے ہمکو — گلے سے ہے خنجر لگانے کے قابل

مین نقش کف پائے جانان ہون اے غم — نہیں ہے یہ نقشہ مٹانے کے قابل

مرا عشق اور جور تیرا ستمگر — یہ نادر ہین دونون فسانے کے قابل

مین وہ ناتوان ہون مرا دم ہے آندھی — ہوا باد غم کے اڑانے کے قابل

ہوا ہون کسی گل کی الفت مین بلبل — مری قبر ہے گل چڑھانے کے قابل

اگر ہو ہلاہل تو پی جاؤن مین اسکو — نہین ہے فرقت کا کھانے کے قابل

ہوا مار گیسو یہ عاشق مرا دل — یہ سانپون سے اب ہے کٹانے کے قابل

ترا دم بچایا دیلیلے سے خالی — یہ مجنون جرس ہے بجانے کے قابل

نہ عشق اگر شعر خوانی ہے باطل — نہیں ہین یہ قوال گانے کے قابل

خفا ہو نہ طوفان گریہ سے میرے — یہ دریا ہے خون ہے بہانے کے قابل

ہمکو مارا ہی محبت نے کسی گلفام کی
مثل بلبل بر سر گلزار مرجائینگے ہم

وہ بُت کافر ہوا کب رام ہم کافر ہوئے
تار گیسو کی ہین زنار مرجائینگے ہم

مدتوں سے سُنتے ہین عزیزو ہم وصال
اس تمنا مین ابھی غمخوار مرجائینگے ہم

آج کل پر جھوٹے وعدے کرتا ہی ضامن وہ شوخ
ایک دن یون ہی مگر ناچار مرجائینگے ہم

تیری فرقت مین او بُت خود کام
کام اپنا ہوا تمام تمام

بُت پرست آپ اور ہمارا نام
حضرت دل تمھین سلام سلام

تو زبان اپنی یار تھام نہ تھام
ہم سُنینگے جا بجا ترے دشنام

کیا ہی تازہ ہی بوی گل سے دماغ
رہے ایام باغ حسن مدام

لیکے دل اس پری نژاد نے یون
وحشیون مین کیا مجھے بدنام

ہم نے بہتیری بُت پرستی کی
شہو ارام پر وہ دل آرام

کربلا کو سے یار سے ضامن
اور بلا اُس کی ابرو صمصام

دم باز تھا جو ہمکو وہ دم دے گیا صنم
آرام دے گیا ہمین غم دے گیا صنم

امید وصل تھی ہمین فرقت ہوئی نصیب
عوض مین وصل کے ہمین ستم دے گیا صنم

ردیف نون

دیوان ضامن

نہین ہر اِک بلبل گلزار چمن مین
[illegible] پکار ا چمن مین
[illegible] کوئی گل سے
ذرا گلون کا نظار ا چمن مین
[illegible] دوبار ا چمن مین

[illegible]

خفا ہمسے بلبل گل و باغبان سے — نہین کوئی اپنا سہارا چمن مین
لگے آگ جل جایہ گلشن عزیزو — کیا اُسنے ہمسے کنارا چمن مین
صبا غنچہ و گل سبھی نا منتظر ہین — ذرا ہو جیسے جلوہ آرا چمن مین
نہ بستی مین یا ورنہ صحرا مین ہمسر — نہین کوئی مونس ہمارا چمن مین

نہ ضامن کو الفت ہے سیر چمن سے
نہ تجھ بن ہے ہمکو گوارا چمن مین

ڈھونڈھا ہمسے جہانمین وہ ابتک ملا نہین — ارض و سما مین یار کا ملتا پتا نہین
جلکے خاک بھی ہوا اور نہ کچھ بجھا — جسطرح مین جلا کوئی ایسا جلا نہین
بلبل بھی مرگئی غم باغ و بہار مین — شاید کہ اس چمن مین کوئی گل کھلا نہین
جو کچھ کہ مجھ پہ گذرا وہ قابل بیان نہین — راز درون دل یہ کسی نے کہا نہین
دل مین بھی ہم ٹھہری کہ مرجایے ابھی — پر کیا کرون کہ آتی یہانتک قضا نہین
گردن پہ آپ کی تو مرا خون ہو چکا — ہے جرم قتل مجکو کیا تمنے کیا نہین
مت رکھ خیال زلف سیہ ناگنی کا دل — افعی کو آستین مین کوئی پالتا نہین
شاید ہمارے خون کی مہندی لگاؤ گے — دست جفا پہ آپکے رنگ حنا نہین
کوچہ تمھارا فرض کیا کربلا نہین — یہ قتل گاہ دہلی سے کم بھی ذرا نہین

دیوان ضامن

[illegible]

[illegible]

| | |
|---|---|
| عاشق کو کام کیا ہی شراب و کباب سے | ہم کھانیوالے خون جگر کی غذا کے ہین |
| عیسیٰ کا حشر تک نہیں احسان اٹھائینگے | مقتول ہمتو یار کی ناز و ادا کے ہین |

دنیا کی بود و باش تو ضامن ہوا ہے
دیکھا جو غور کرکے یہ پتلے ہوا کے ہین

| | |
|---|---|
| ای شعر و ہی اپنا سینہ کباب تجھ بن | اور بحر زندگی ہی مثل حباب تجھ بن |
| کل کل بگڑ رہی ہے بیکل کیا ہی ایسا | کچھ دم نہ مارتی ہین چنگ و رباب تجھ بن |
| آہ و فغان ہی حسرت بیٹھی ہین غم کے مارے | سب بند ہو گئی ہین فرحت کے باب تجھ بن |
| وہ وہ چراغ کشتہ الفت ہین آپ کی ہون | اور زندگی ہوا ہی مثل حباب تجھ بن |
| شعلہ بنا دیا ہے اور آتش محبت | جون برق جا بجا ہی لب لباب تجھ بن |
| شیرازہ محبت اور عقل کی کتابین | سب منتشر ہین پیارے فصل و باب تجھ بن |

حاصل ہوا نہ ضامن جز یاس اور حسرت
برباد کر دیا ہے اپنا شباب تجھ بن

| | |
|---|---|
| پیتے نہیں ہین ساقی ہمتو شراب تجھ بن | اور جام و صراحی سب ہین خراب تجھ بن |
| گنتا ہون شب کو تارے آ ماہتاب تجھ بن | تاریک سب جہان ہی اور آفتاب تجھ بن |
| ہین چشم اشک ریز ساقی شراب تجھ بن | جل جل کے دل ہوا ہی میرا کباب تجھ بن |

دیوان ضامن

قابل نہیں بیان کے حال خراب اپنا
ضامن یہ جو گذرا ہی رنج و عذاب تجھ بن

[illegible]

کشتۂ تیغ جفا کے لاشۂ مظلوم کو
اشک خونین کے سوا کوئی تو نہلاتا نہین

جلا گیا محفل مین لیکن شمع سان خاموش ہون
برق کی مانند مضطر ہو کے چلاتا نہین

ہے وہ منظور نظر مین مری لیکن نظر آتا نہین
مثل بوئے گل ہے پنہان شفا دکھلاتا نہین

دبسبب خفگی نہین کچھ دشمنون ز کہدیا
آپ بھی آتا نہین وہ ہمکو بلواتا نہین

جان بلب ضامن ہے آیا وقت سنگین دل
ہائے قسمت وہ ستمگر کچھ تو فرماتا نہین

حسن و جمال یار تو کیا جا بجا نہین
پر کیا کرون کہ آنکھ مری حق نما نہین

دریائے غم ست پار مین ہو جاؤن کسطرح
طوفان مین ہے جہاز مگر ناخدا نہین

دشنام دیکے مردے جلاتی ہین یار نے
عیسیٰ کے لب مین بھی تو ایسی شفا نہین

فردوس ہے بہشت ہے عرش بریں ہے یہ
آیا جو کوئے یار مین پھر کر گیا نہین

جاؤن کدھر مین تیرے سوا چھوڑ کر تجھے
سمجھا جہان مین یار کوئی دوسرا نہین

عاشق اگرچہ مخزن رنج و بلا ہے یہ
مانند ہجر کے کوئی رنج و بلا نہین

دعویٰ تو کر رہا ہے خدائی کا وہ صنم
لیکن یہ شکر ہے کہ وہ کافر خدا نہین

ملجائینگے مزار مین مجنون کے استخوان
زنجیر میرے پاؤن کی وحشت ہلا نہین

باد خزان نے باغ کے برباد کر دیا
غنچہ ہمارے دل کا جو اب تک کھلا نہین

پھاڑ ڈالا ہے جنون سے مین گریبان سیکڑون
اے صبا کر دے پریشان زلف یار
کیجئے ہین دل پریشان سیکڑون
بستہ زنجیر گیسو سے دوتا
ہین صنم کی بزم مین سلیمان سیکڑون
چشم جادو سے ہین بیمار ہین ناتوان
لگا ہے آنکھ کا باغ نرگسستان
ہین زہر پیچ مین جانان سیکڑون
ایسے جنون یا جھوٹ تو ہم کو عشق سے
چھم گریبان بھر زبان سیکڑون

دیوان ضامن

عشق نے کر دے ہیں بجا جب ان
کر دئے ویران بیابان سیکڑون
ملتے ہین تیری جبین سے ہر مکان سیکڑون
خاک مین ملجانے ہین ایوان سیکڑون
جا بجا مجھ سے ہین سیکڑون
جس طرح ہاتھون مین پیمان سیکڑون

چین سے پھر ساغر بان بیابان سیکڑون
بیخودی سے ہین جہان سیکڑون
ہو سکیگا کیا قربان سیکڑون
ہین بیابان مین سیکڑون
ہے نظر آتی نہین ہے نگہبان سیکڑون
ضامن یہ وہ جوانان مین ہو کے نگہبان سیکڑون
کیا جواب

[illegible]

جسکے ہون ہرکام مین ضامن علی
مشکلین اسکی ہون آسان سیکڑون

لامکان مین مکان رکھتے ہین
بے نشان کا نشان رکھتے ہین

بود و نابود سے نہین کچھ کام
اس سرآگے دھیان رکھتے ہین

جب عدم سے وجود مین آئے
کلّ یوم کی شان رکھتے ہین

ذات واجب کو کردیا ممکن
عشق تجھبر گمان رکھتے ہین

راز ہو ہو ہے نغمۂ قدوس
صوت سرمد یہ کان رکھتے ہین

جان اپنی تو ہے فقط بے جان
اپنے جانان کی جان رکھتے ہین

کیا فنا نے مزہ دیا ضامن
کر بقا سے ہم آن رکھتے ہین

گوہر نایاب دندان ہین دہانِ یار مین
سرخیِ لعل بدخشان ہے زبانِ یار مین

ابروِ خمدار اسکی اور مژگانِ سنان
دستۂ تیرِ قضا دیکھا کمانِ یار مین

آنکی اسکے خبر بھی آن سے آیا وہ یار
آن نکلی ہے عجائب آج آنِ یار مین

روزنِ دیوار سے شاید وہ آجھانکے مجھے
تاکتے ہین اسلیے ہم ناودانِ یار مین

سب گلو نکاہے معطر بوے گلشن سے دماغ
کیا نسیم آئی گذر تو بوستانِ یار مین

کل تو زانوپہ یہ سر تھا آج یہ رتبہ ملا
ٹھوکرین کھاتا پھرے ہے آستانِ یار مین

[illegible]

ظاہر اقطرہ ہون معنی مین ہون دریا قلزم ... گل گشتہ کنارا مجھ مین

آپ ہی یار انا الحق ہی پکارا مجھ مین
ہی کہان دور کہان ہے وہ حسین صانع
چھپ گیا ہستی موہوم کا تارا مجھ مین
شمس اسرار حقیقت کا ہوا جب طالع

ایسے جلوے کا رہے نظارا مجھ مین
منزل عشق مین لازم ہی رہنا پیہم
عاشق ... مین ... پیارا مجھ مین

دیوان ضامن

ہو مین کیون دیوانی یہ بلبلین کہ وہ کرتین بیان سی سفر نہین
کبھی برق سان تب و تاب ہے دل وحشی ایسا خراب ہے
گیا پہلو سے ایسا شتاب ہے کوئی جاتا ایسا شرر نہین
ترا کوچہ رشک چمن ہوا مرے خون سے لالہ جو بن گیا
ہوا رشک خلد یہ اے دلا مجھے رنج و غم کی خبر نہین
مرے اشک کثرت گریہ سے کہ جو آب تھے سو وہ خون ہوئے
یہ عجیب رنگ بدل گئے کہ عقیق ایسا گہر نہین
سیان مرنے کو سبھی مرتے ہین سفر عدم سبھی کرتے ہین
جو خودی سے اپنی گذرتے ہین کوئی ضامن ایسا سفر نہین

مین نہین جلوہ نما آپ ہی سیارا مجھ مین
فرقت یار کا یارا نہین یارا مجھ مین
یار کو ڈھونڈھا تو پھر آپ مین پایا مین نے
کوزہ گر کیکے بنا خاک کا تو جام الست
نام ہی غیر کے غیرت ہی تو آیل سپارے
راز مخفی کیا انسان مین ظاہر اسنے

نقش فی انفسکم جیسے سنوارا مجھ مین
عشق نے شور مچایا ہے دوبارا مجھ مین
نحن اقرب کا وہ کرتا ہے اشارا مجھ مین
شوق نے گوندھ لیا عشق کا گارا مجھ مین
ہجر کا تیر سے نہین اب تو سہارا مجھ مین
چارہ گر آپ ہی ڈھونڈھے ہے وہ چارا مجھ مین

| | |
|---|---|
| ہی وہ تجو دحسن کے گلشن کا سری پانون تک | چشم نرگس یا رنگس نا زبر کی ایڑیان |
| اپنی آنکھو نپر رکھون اور سر پہ یون اپنی آٹھا | غنچہ گل سی ہین نازک سیمبر کی ایڑیان |
| جل گیا نسے ایڑکر بولا کہ کیا منھ ہے ترا | چوم لی تو ہیسے اب شک قمر کی ایڑیان |

قرۃ العینین حاصل جب ہوا ای ضامن علی
اپنی آنکھو نپر رکھون خیر البشرؐ کی ایڑیان

| | |
|---|---|
| گذری ہین ستو برس مجھی بن یار رات دن | تڑپے ہی کوئی ہی یہ دل زار رات دن |
| ممکن نہین کہ جو رسے تیری کوئی بچے | قائل علم ہو آپکی تلوار رات دن |
| عالم شباب کا مرا سارا گذر گیا | امید وصل مین تری عیار رات دن |
| مجنون کو خلق نے تو اب ایسا بھلا دیا | تیری ہی ہر گلی مین ہی تکرار رات دن |
| رخ مطلع السحر ہی شب تار زلف ہے | گویا ہم مین یار رویہ و مو بار رات دن |
| دیکھا جو دلربا نے مجھے آپ مبتلا | تسکین دلی ہی کرتا ہی شکسار رات دن |
| ہر دو جہان سے رشتہ الفت کو توڑ کر | زلفون کا ہو گیا ہون گرفتار رات دن |
| دار الشفای یار مین جا کر کوئی کہے | آہ و فغان مین ہی ترا بیمار رات دن |

گو عام و خاص طالب جور و قصور ہین
ضامن حضور کا ہی طلبگار رات دن

ہین تجھ بن یار مرتا ہون کہان جاؤن
کہو ڈھونڈھون

ذرا جلوہ بہ کسن دیکھون کہان جاؤن
کہو ڈھونڈھون

جو ہین کہ دل او ہین ہین لگی آتش کی
ن ہین

ہین ان ہی ان کہ بجھاؤن کہان جاؤن
کہو ڈھونڈھون

بیماری عشق بیماری ہی دارو ازبن
گذری

کہ افسوس تنہا ہون کہان جاؤن
کہو ڈھونڈھون

تیرا غم دل اپنے جہین تنہا مر جاؤن
کہو ڈھونڈھا

ضامن مہربان

ہو در اوس کو دون کہان جاؤن
کہو ڈھونڈھون

مثال طائر عنقا نظر آتا نہین
پیارا

بچھا پاردی مین ایسا کیون کہان جاؤن
کہو ڈھونڈھون

کہین پاؤن اگر اسکو تو سہ آؤن مین
گھر اسکو

کبھی انبیا کو ہاتھ سے دون کہان جاؤن
کہو ڈھونڈھون

مین خاک کو جانان کو کیا گلزار
رشک گل

اگر دونون جہان کو ڈھونڈھون کہان جاؤن
کہو ڈھونڈھون

ہمیشہ بحرِ وحدت مین رہا غواص معنے کا
نہ ہاتھ آیا دُرِ مکنون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

مےِ وحدت کا پیاسا ہون کہان ہے ساقی مشفق
پلاوے بادۂ گلگون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

عجب رنگت ہے رنگا رنگ عجب جلوہ ہے گوناگون
کہان ہر تو خدا بیچون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

وصالِ یار کی خاطر کیا کیا نہ کچھ ہم نے
ہزارون پڑھ لیے افسون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

وہ سروِ گلشنِ خوبی پسِ پردہ کہان ہوگا
کدھر دیکھون قدِ موزون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

مرا خط نامہ بر پہنچا وہی کہنا جو کچھ دیکھا
یہی خط مین لکھا مضمون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

اگر عاشق ہے تو صادق اسی دُھن مین لگا رہنا
ہوا جس گل پہ تو مفتون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

نہین کوئی رفیق اپنا نہ کوئی چارہ گر اس جا

فراقِ یار مین ضیا من عجب حالت ہے اس دل کی
ہر رنگ لالہ پُر خون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

[illegible] کہان جاؤن کدھر ڈھونڈھون

کرون منت پڑون پیرون کہین گر یار مل جاوے
کدھر ڈھونڈھون

مین کس سے راز دل کہدون کہان جاؤن

طوطی نغمہ سرا شیرین دہن گلشن مین
بلبل باغ ارم ہم چمن گلشن مین
رشکِ یاقوت [illegible] گلشن مین
آب حیوان [illegible] گلشن مین

دیوانِ ضیا من

[illegible]

ہمنے بحرِ عشق مین ہرچند مارے ہاتھ پاؤن
کب ہوئے موجِ سلاسل سے کنارے ہاتھ پاؤن

قید مین مجنون نے تیرے خوب مارے ہاتھ پاؤن
چھٹ نہین سکتے سلاسل سے بچارے ہاتھ پاؤن

کھینچ کب سکتا ہے مانی تیرے دست و پا کی شکل
صانعِ قدرت نے تیرے یہ سنوارے ہاتھ پاؤن

ذبح کرکے مجکو قاتل نے کہا خوش ہوکے یون
اب تو ٹھنڈے ہوگئے بسمل کے سارے ہاتھ پاؤن

میرے دست و پا کی بندش دیکھ مجنون رو دیا
قید مین کب تھے بندھے ایسے ہمارے ہاتھ پاؤن

تیز دستی کرچکا قاتل کہا مین تھک گیا
یہ تڑپتا ہے پڑا اسکے نہ ہارے ہاتھ پاؤن

پنجۂ خورشید سے رفتار جون کبکِ دری
تیرے دست و پا پہ ہر اک کیون نہ مارے ہاتھ پاؤن

ہے دلیلِ خونِ عاشق سندقِ رنگِ حنا

[illegible] ہاتھ پاؤن

[illegible]

تمام

تو وہ میخانہ ہے آہو فگن دیدہ نگاہ
برا غزال کیونکہ نہ ہوئین شکاری آنکھین
کیون نہ ہو پیار مری دل مین زیادہ ازبس
تو پیاری دیکھی ہین پیاری پیاری آنکھین
شوق دل مین ترا آنکھ شہیدا کا دیا
جب سے دیکھی ہین تمھاری یہ پیاری آنکھین
اگر نظر آ گئی ہے اسرار خدا مجھ پہ کھلا
ہاتھ سے کی تھین مین قربان یہ پیاری آنکھین
تو دوست ہوا عاشق شیدا ضامن
جب سے دیکھی ہین تمھاری ہوئی تمھاری آنکھین

| | |
|---|---|
| تمام عمر چلا یا طے ہوئی نہ راہ فراق | مقام یار کا ابتک بعید ہے ضامن |
| اگر ہے شوق شہادت تو سر بکف جانا | صنم کے کوچے مین قطع و برید ہے ضامن |
| جو ملک عشق مین پہونچا تو آہ و نالہ سنا | ہر ایک جا ہے گفت و شنید ہے ضامن |

خدا کے واسطے مجکو نہ بھولنا صابر
غلام آپ کا بے زر خرید ہے ضامن

## ردیف واو

ز فرقت یار کا یار رو رہے ہین
ہجر کا قصہ سنے تو اب جان کو مارا ہے

| | |
|---|---|
| تری عاشق کو صبر یہان اگر ہے تو مین جانون | مثال ریگ یہان تیر اگذر ہے تو مین جانون |
| ترے مجنون آئی ہین جنگل مین چھانے خاک | بسا بستی ہے عاشق کا جو گھر ہے تو مین جانون |
| تو اپنی کھولدے کاکل رخ تابان پہ او پیارے | گھٹا کالی سیہ تابان بدر ہو تو مین جانون |
| جلا دے آتش الفت لگا دے آگ تو ایسی | برنگ شمع سرتاپا شرر ہو تو مین جانون |
| تری تیغ تغافل سے یہ بسمل ہے او قاتل | ادھر ہو تو مین جانون ادھر ہو تو مین جانون |
| کلیجا کھا لیا غم نے تری عاشق کا یکجانی | ذرا تو دیکھ لی آکر جگر ہے تو مین جانون |

ترے احوال خستہ پر اگرچہ روتے ہین دشمن
پر اسکے دل پہ اے ضامن اثر ہو تو مین جانون

| | |
|---|---|
| ناوک انداز ہین ای یار تمھاری آنکھین | تیر و تلوار لگاتی ہین تمھاری آنکھین |
| شرمگین آنکھ بلا خیز غزالان ختن | لیتے ہین جان جب یہ سنواری آنکھین |

دیوان ضامن

غم فرقت نے ستایا ہے ادا رہا ہو
منت تیری نکل کی نہیں بیتے ہے ادا رہا ہو
اپنے بیگانون کی نظرون سے گرا یار ادا رہا ہو
ایسی حالت مین ہے بیتاب محبت سے یہ ادا ہو
جب تجلی کی ہوئی جلوہ دکھلا دو ضامن ادا ہو
ضامن ترا کیا جب بلا یا ہو
عشق تری خاک مین ملا جب بلا یا ہو

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

استخوان پھرتی ہین ٹکرائی ہوئی کیا دل سے — اب سگ کوچہ جانان نے گرایا ہمکو
کیا خبر تھی غم فرقت کی عدم مین ہمکو — عشق تو ہی تو یہان کھینچکے لایا ہمکو
چھوڑ پوست مجھے اے شیر شتر عشق صنم — غم فرقت نے سراسر ہی کہ کھایا ہمکو
جز خداوند نہ تھا غیر کا کچھ نام و نشان — ہستی وہمی نے ناچار بھلایا ہمکو

ہے تمنا دل ضامن کی پس از مرگ یہی
وصل حسنین میسر ہو خدایا ہمکو

کوئی صورت نہیں ہے یار جو پاؤن تجھکو — حالات زار ستمگار دکھاؤن تجھکو
اپنے بیگانے سبھی ہمسے کنارہ کش ہین — کسکو بھیجو نہین تری پاس بلاؤن تجھکو
چاک وحشت نے کیا جیب صبا کا دامن — سوزن غم سے گریبان سلاؤن تجھکو
نہ مجھے ملجائے جو وہ اختر برج خوبی — طالع خفتہ شب وصل جگاؤن تجھکو
سر کو زانو پہ مری سوتے ہو رکھکر جانان — صبح تک مین نہ برہ ناز اٹھاؤن تجھکو
اس مسیحا نے کبھی یہ نہ کہا صد افسوس — عاشق کشتہ جانباز جلاؤن تجھکو
ہاتھ جوڑون تری پاؤن پہ پڑون سر رکھکر — حسب مقدور دل آزردہ مناؤن تجھکو
چشم اغیار نہ دیکھی تجھے اے کان حیا — حقہ دل مین گہر وار چھپاؤن تجھکو
اسکی مجھو نہ تجھا ہون سر اشارہ یہ ہے — آنکھ لگتے ہی تہ خاک سلاؤن تجھکو

[illegible]

[illegible] تو دم سے ہو
[illegible] عدم سے ہو
[illegible] اسرار الٰہی ہے
[illegible] کرم سے ہو
[illegible] کا اس تن ہے
[illegible] قلم سے ہو
[illegible] صنم سے ہو

علاؤالدین احمد کا [illegible] دم سے ہو
پیا پیا سے [illegible] دکھا سے ہو
جان و دل میں امید وصلت لگا سے [illegible] بلا سے ہو

دیوان ضامن

| | |
|---|---|
| آپ گم جائے صنم میں اور انا لیلیٰ کہا | مذہب عشاق میں ہاں یہ شریعت ہو تو ہو |

میری وحشت نے کیا آباد کوہ و دشت کو
بعد مجنون کے تجھے ضامن خلافت ہو تو ہو

| | |
|---|---|
| مجھکو دیکھو تو میں کیا ہون تمنا ہا یا ہو | مطلع نور خدا ہون تمنا ہا یا ہو |
| درد میں درتن میں درد دوا سکو دوری | درد کی اپنے دوا ہون تمنا ہا یا ہو |
| فکر کامل کی عدم میں تو نہ تھی اب لیکن | بستۂ زلف دوتا ہون تمنا ہا یا ہو |
| مجھکو عاشق کہو معشوق کہو عشق کہو | جا بجا جلوہ نما ہون تمنا ہا یا ہو |
| میں ہی مسجود ملائک ہون بشکل آدم | مظہر خاص خدا ہون تمنا ہا یا ہو |
| بال و پر توڑ دی عشق کی صیاد نے یہ | باغ قدسی کا ہما ہون تمنا ہا یا ہو |
| لامکان اپنا مکان ہے سو تماشے کے لیے | میں تو پردے میں چھپا ہون تمنا ہا یا ہو |
| ہو ہے اور ہا ہے انا الحق ہے یہ منزل اپنی | شمس عرفان کی ضیا ہون تمنا ہا یا ہو |
| اسکو ڈھونڈھو ہون کسی پا و نہیں تباد ضامن | آپ میں آپ چھپا ہون تمنا ہا یا ہو |
| شیشۂ تن میں مقید ہون پری کی مانند | نور احمد سے بنا ہون تمنا ہا یا ہو |

مجکو تم غیر نہ سمجھو ہے مرا نام کفیل
میں کہاں اس سے جدا ہون تمنا ہا یا ہو

[illegible] عشق [illegible] جان
[illegible] شراب [illegible] سے ہو
[illegible] نہیں شکار ہوت
[illegible] ہون میں [illegible] ہے
کا ہون ہون اوفتادہ [illegible] خیابان
[illegible] سے ہو
[illegible] حکایت

حیات بخشند ہلاک سازد سُلایا پھر بھی جگا کے ہمکو

تو باغبان اس جہان گلشن عجب یہ رنگت کے گل بنائے

مرا چو شبنم منود گریان مثال گُل کے ہنسا کے ہمکو

رہے ستمگر عجیب گل رو پری کے مانند شعلہ رو

گیا وہ محفل مین چھوڑ تنہا مثال شمع جلا کے ہمکو

کجا صراحی کُدام میکش ہوئی ہے وحشت یہ محتسب کو

ہم آپ بیٹھے ہین غم کے مارے نہ چھیڑو بندہ خدا کی ہمکو

غریب مسکین فقیر صفا من لگا ہون دامن تمھارے صابر

کہ رشکِ جنت حریم کو یت اُٹھا نہ یان سے بٹھا کے ہمکو

کسطرح ڈھونڈھیے اُسے جسکا پتا نہو
جبتک خیالِ غیر سے سینہ صفا نہو
شمع کیطرح جل کے سرار ازوا نہو
ہمسے خفا تو اوبُت نام خدا نہو
سرسبز ہو کہان ثمر و شاخ برگ گُل
جل جلکے خاک بھی ہوا ورنہ کچھ بجھا

مسکن ہر ایک جا کا جبتک سُنا نہو
اُس تنگدی مین نور جمال خدا نہو
خاموش جل بجھو کہ دھوان اک ذرا نہو
بے جرم قتل یار کسیکا روا نہو
دانے کیطرح خاک مین جب تک ملا نہو
جیسا کہ مین جلا کوئی ایسا جلا نہو

انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو

وبارک وسلم وصل علیہ

خبر لو مری جلد تم یا نبی

میری مولا علی

وبارک وسلم وصل علیہ

وہ نور جمال مقدس دکھا کر مشتاق

جس نور کا تھا خدا

دیوان ضامن

| | |
|---|---|
| انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو | میں ہون عاشق کیک صفت تو ہجانی ای مہرو |

ضامن علی تو ہو گے فنا ذکر کیا کر اللہ ہو
انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو

## ردیف ہاے ہوز

مری جان و دل نے یہی لی ہر گئے وبارک وسلم وصلّ علیہ
خدا خود محبت سے فرماے ہر وبارک وسلم وصلّ علیہ

محمدؐ کو معراج مین با خدا دوئی کا نشان بے نشان ہوگیا
کمالات ربی ہوے دم مین طے وبارک وسلم وصل علیہ

خدا و محمدؐ یہ ہین ایک دو ہوئی اُن پہ وحدت ختم منکرو
خدا خود کہے ہم محمدؐ کہے وبارک وسلم وصل علیہ

وہ احمد بلا میم ہے وہ احد وہ عربی بلا عین مین عین رب
جو کل شے ہر لا شے وہی کل ہے شے وبارک وسلم وصل علیہ

اگر وصف احمد دو عالم لکھین شکستہ قلم سان وہ عاجز رہین
وہ حسرت سی نالان ہون جون بانگ نے وبارک وسلم وصل علیہ

عشق مین تیرے مرگیا ضامن
تجھکو ڈھونڈھون کہان مرے اللہ

مظہر اسرار یہ دل ہے منور آئینہ
آئینۂ اسکندری سی ہی یہ بہتر آئینہ

جب ہوا منھ کے مقابل تیرے دلبر آئینہ
ہوگیا حیرت زدہ سا دیکھ ششدر آئینہ

زنگ عصیان سی جو ہو دل کا مکدر آئینہ
سنگدل تجھ پر ٹپن آسیر ہی تجھ پر آئینہ

منھ کا آئینہ بھی تیری دید کا مشتاق ہی
اسلیے پھرتا ہی گردون ایکی گھر گھر آئینہ

آئینہ بندی نہ کیونکر مین کرون اے نازنین
ہی تری تصویر میرے دل کے اندر آئینہ

روی عکس یار سی جب آئینہ سیراب ہو
کیون نہ دل ہوجائے میرا آب کوثر آئینہ

آئینہ کیا چاہیے روی مصفا کو ترے
جب دکھائے تجھکو دلبر چرخ اخضر آئینہ

تجھکو دکھلا کر ترا حسن ازل ای نازنین
ہوگیا دشمن مرا اور تیرا رہبر آئینہ

جب خودی خود گم گئی ضامن خدا ظاہر ہوا
ہوگیا روے ہما دیوار ہر در آئینہ

غیر حق تو نہو مشغول دلا اور کے ساتھ
کفر ہی اسکو سمجھ دل سی ذرا غور کے ساتھ

آب اور برف حقیقت مین ہین یہ دونون ایک
غیر ہر شی کو سمجھتا ہی اسی طور کے ساتھ

موج دریا و تقاطر و حباب و ماہی
برزخ بحر ہین از صفت دور کے ساتھ

زلف ناگن کا تصور یہ بندھا ہے مجکو
گویا چھاتی پہ لیے مار ہون واللہ باللہ

ہوتا ہی گمان نہیں غرور زیادہ

دیوان ضامن

| | |
|---|---|
| دو چند ہوا حسن رخ یار کا تل سے | جون صفر سے اعداد ہون فی الفور زیادہ |

گھبرا کے جو صحرا کو نکل جاتے ہو ضامن
ہو جاتی ہے وحشت بھی اسی طور زیادہ

| | |
|---|---|
| دکھائی یار نے منھ دھو کے جب سنوار کے ہاتھ | تو مانی مرگیا حسرت سے سر پہ مار کے ہاتھ |
| پڑھے جو فاتحہ تو قبر پر مسیحا دم | تو گور سے ترا گشتہ اٹھے لپیار کے ہاتھ |
| ہے بعد مرگ مری خاک مین جنون کا اثر | بنا نے قیس جو آ جائے وہ کمہار کے ہاتھ |
| ہماری بیاس بجھی آب تیغ سے اسکی | لبان زخم سے چومیگا اپنے یار کے ہاتھ |
| مریض عشق سے کہد و پڑھے نماز فنا | لگا کے کرلے تیمم مرے غبار کے ہاتھ |
| وہ آئین غسل کے خاطر تو خوب نہلاؤن | غریق بحر محبت ہین بیقرار کے ہاتھ |
| پہونچگیا ہون گلی مین صنم کی ہو کے غبار | غرض نہ پہونچے قدم تک تو خاکسار کے ہاتھ |

عزیز کیا کرے ضامن بہار دنیا کو
نہ ہون گلے مین جو اس یار غمگسار کے ہاتھ

| | |
|---|---|
| نہ کیونکر نام لون ہر دم تمہارا یا رسول اللہ | خدا نے شوق سے تمکو پکارا یا رسول اللہ |
| خدا کی خوف سے اسدن نہی بیتاب ہونگے | نہین ہوگا وہان تم بن سہارا یا رسول اللہ |
| خدا پوچھیگا جب اسدن تم اپنے امتی لاؤ | ہماری بھی طرف کرنا اشارا یا رسول اللہ |

ردیف یای تحتانیہ

دیوان ضامن

جو بادشاہون کا وصل چاہے فقیر مسکین مجال کیا ہے
تمھارے غمزے نے سب کو مارا پڑے تڑپتے ہین لاکھون ہر سو
کبھی نہ کشتون کو تمکو آکے دیکھا نہ پوچھا بسمل کا حال کیا ہے
اٹھا نہ در سے تو اپنے ہمکو مین تیرا عاشق ہون جان ہی گذرا
نہ چھوڑ جاؤنگا تیرے در کو تمھارے دل مین خیال کیا ہے
تمھارا رخسار حق نما ہے یہ آئینہ ہے جمال حق کا
کہ جسنے دیکھا ہے تمکو صاحب خدا کا ملنا محال کیا ہے
یہ میٹھی باتین ادا کی چتون رسیلی آنکھون نے ہمکو مارا
جو تیغ مژگان سے ہمکو مارو تو آپ کا کچھ کمال کیا ہے
اسی توقع مین عمر گذری کہ یار ہم سے تو آ ملے گا
نہ ہمنے جانا کہ وصل کیا ہے نہ ہمنے دیکھا وصال کیا ہے
تمھارے بسمل کا رقص دیکھا فلک پہ زہرہ کا حال بگڑا
تو ہاتھ مل مل کے بولے صوفی یہ وجد کیا ہے یہ حال کیا ہے
چلا مکان سے نکل کے اپنے وہ کبک رفتار نازنینی
کسی کی طاقت زبان پہ لائے یہ کیا کیا ہے مجال کیا ہے

تریاق زہر مار ہے [illegible] دے
[illegible] زلف مار وہ کافر ہو ہی مار دے
دل بھر کے دیکھ لوں کہ ابھی ہیں بچا ہوں
اتنا الٰہی تو رہے دل کو قرار دے
تم ہم کو چھوڑ دی خنجر ادا دی مار دو ہون
تیغ [illegible] کی بنا کر اتار دے
ترسا کے ہجر میں نہ تڑپا تڑپا کے مارنا
[illegible] ایک بار مار دے
مئی کے [illegible] شراب محبت کی [illegible]
پیالا بنا کے خاک کا میری گھما دے
پیتے ہوں میں [illegible] آب بقا ہے مسیح دم
بوسہ لبوں کا ادھر بھی لطف سے شفا دے
الجھا ہوا دل میرا تو پریشان زلف میں
مشاطہ زلف یار کو کاڑھ سنوار دے

دیوان ضامن

| | |
|---|---|
| رنگ لائیگا یہ اکدن آپ کا رنگ حنا | لیگنا ہونگا ستمگر خون بہانا چھوڑ دے |

زہد و تقوی جبّہ و مسواک و تسبیح یان یہ سلے
ضامن اپنا طرز اب تو عاشقانہ چھوڑ دے

| | |
|---|---|
| آگے اس دنیا میں یار و داغ حسرت لیجلے | داغ دل پر لیجلے کیا بار صحبت لیجلے |
| رنج و غم سوز جگر بیتابی دل لیجلے | ہم بغل میں اپنی اک شور قیامت لیجلے |
| سر کھنچے جاتے ہیں کوی یار میں ہم تو مگر | سر کو اپنے دوش پر جس میں ہو طاقت لیجلے |
| عشق عاشق ہو گیا ہے حضرت انسان پر | چھینکر ملکوت سے بار امانت لیجلے |
| کوی جانان میں جب آئی ہو گئی بیمار عشق | جا کے ہم دار الشفا میں رنج و زحمت لیجلے |
| رشک گلزار ارم تھا آپکی جلوے سے گھر | کلبۂ احزان سے میرے تم یہ برکت لے چلے |
| تم رقیبوں کو جو قاتل ساتھ اپنے لیجلے | تمکو جنت لیجلی ہم ساتھ وحشت لیجلے |
| اس صنم کو ساتھ اپنے اہل ہمت لیجلے | وائی قسمت ہم تو اپنے دل میں حسرت لیجلے |
| ہم محبت کر چلے جان پر تو آفت لیجلے | دی چلے دل تمکو ہر دم کی مصیبت لیجلے |
| دم نہ مارا ہم نے قاتل تیغ دو دم کے تلے | جان کو تسلیم کر ایمان سلامت لیجلے |

کوچۂ جانان میں ضامن جو گیا مارا گیا
شکر ہے تم جان کو حضرت سلامت لیجلے

[illegible]

ضامن

ضامن قمار بازی سودا ہے عشق مین
بازی لگی ہی یار سے سر اپنا ہار دے

صابر علی سا عاشق جانا کوئی نہین رہے
سارے مین ڈھونڈا یار اپنا پایا کیا ای یار خدایا
حال اپنا مین کیسے سناؤن زخمی جگر ہی کیسے دکھاؤن
چھوڑ دیا ہی سب نے ہمکو ساتھ لیا ہی رنج و الم
آگ لگی ہی جل ہی گیا مین خاک کہین بالکل مل ہی گیا مین
عشق خدا ہی بار امانت سہین کسیکو کوئی خیانت

تیرے بغیر اپنا ٹھکانا کوئی نہین رہے
جیسا کہ مین ہون ایسا دیوانا کوئی نہین رہے
راز نہان کا واقف دانا کوئی نہین رہے
دنیا مین دیکھا اپنا بیگانا کوئی نہین رہے
جیسا جلا مین لکو جلانا کوئی نہین رہے
ایسی گران کو سر پہ اٹھانا کوئی نہین رہے

ضامن علی تو خوب سمجھ لے کرنا ہی جو کچھ ابھی سے کرلے
ایسے جہان مین پھر کے تو آنا کوئی نہین رہے

عجب ہین قدرت کے کارخانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
دکھائی ہر دم وہ اپنی شانین خدا کی باتین خدا ہی جانے
مین سن چکا ہون بہت فسانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
یہ واعظ آیا ہی کیا سنانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کھلا نہ پردے کا بھید یارو خدا ہی جانے کہ کل کو کیا ہو

ہیں جو ہین جا بجا ہزار دن رات ہے
خدا کی باتین خدا ہی جانے
کسی کے سینے پہ زخم ہی جانے کسیکی نہین
ہمن ہر گدائی
سمجھی ہی سب مین اہل جہانے خدا کی
باتین خدا ہی جانے
نشان ہی کس کی جستجو کرو وہ ہمکو جانے
نہ عین جادو
اسرار جو ہین کہین ہی ہر کوئی جانے خدا کی
باتین خدا ہی جانے
ہمن خوبی نہ جو ہر وہ دانے
ہم اپنے دل کے حال خدا کی
سمجھی قدرت کا بھید جانے
باتین خدا ہی جانے

دیوان ضامن

جو قید مذہب مین مقید ہوا سو اپنی
بین ہین وہ چیز
کہین ہین قصے سے ہزار سے خدا کی
باتین خدا ہی جانے
۱۲۹۰ کو ہوا طبع یہ جو ہم سے ابجد حصول
گرداب قواعد
وہ ہمکو آتی ہین آزما سے خدا کی
باتین خدا ہی جانے
ہزار دانا ہزار عاقل ہزار عالم
ہزار فاضل
جو ڈھونڈھ کر چلا گیا خدا سے خدا کی
باتین خدا ہی جانے
کسیکو آب بقا پلائے کسیکو دودھ سے
دم جلائے
کسی

[illegible]

کسی کو آئے وہ سم کھلانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

نہ فکر کر تو خوشی و غم کا خدا ہی مالک ہے بیش و کم کا

ہمارا کہنا یہ کون مانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

کہا جو موسیٰ نے رب ارنی کہا خدا نے ہے لن ترانی

وہین وہ جلوہ لگا دکھانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

کہا نبی کو کرو ہدایت کیا یہ شیطان کو کرکے لعنت

ادھر نہ دینا کسیکو آنے خدا کی باتین خدا ہی جانے

کسی پہ زحمت کسی پہ ذلت کسی پہ عفت کسی پہ رحمت

خدا کی حکمت خدا ہی جانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

سمجھ لے دل مین یہ خوب ضامن سوا خدا کے نہین ہے ممکن

کہ ایک تنکا لگے ہلانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

اُڑیگی حشر تلک میری یار بن مٹی
نہ چین لیگی شہید وفا کی فتنہ زن مٹی

ہماری لاشۂ مظلوم کے لیے یارو
کہ خاک کوچۂ جانان کی ہے کفن مٹی

ہوا ہون تیری محبت مین قوت دفن ذرہ
ہماری لحد پہ آ ڈال جان من مٹی

نہین ملیگا پتا خاکسار عاشق کا
ہوا ہی کوچۂ جانان مین جا بدن مٹی

دیوان ضامن

[illegible]

[illegible]

شاہ نجف شیر خدا آ کر مدد جلدی سے آ
ہی حکم ان کا عشقِ لون تو شمع میں پروانہ ہوں
تو لن ترانی سے تمنا میں بلا رنی کہہ رہا
ہی تو کہاں اور میں کہاں سب جا ہی ذات حق عیان
ای نورِ ذات پنجتن روشن ہی تجھسے جہان میں
نامِ علی نام خدا ہر شان میں جلوہ دکھا

سلطان شاہ و لافتی ضامن علی ضامن علی
الفت میں تیری دل جلا ضامن علی ضامن علی
اب دیدۂ روشن ہی دکھا ضامن علی ضامن علی
پردہ خودی کا اٹھ گیا ضامن علی ضامن علی
تجھسے ہی عالم پر ضیا ضامن علی ضامن علی
ہی گاہ بندہ گہہ خدا ضامن علی ضامن علی

ظاہر ہوا نورِ ازل ہر شکل و شان جزو و کل
مین کیا کہوں اس سے سوا ضامن علی ضامن علی

الٰہی دولھا یہ پیاری دولھن بعیش و عشرت مبارک ہووے
شہانہ جوڑا اگر کا سہرا بناز و نعمت مبارک ہووے
کلاہ و دستار اور مقنع گل بہاری کا تازہ سہرا
قبائے جنبا حنائے رنگین خدا کی رحمت مبارک ہووے
قمر کے مانند آج دولھا تو بزم انجم میں جلوہ گر ہے
فلک پہ ہی اس زمین کو رفعت یہ رشک جنت مبارک ہووے
نکاح سنت ہے انبیا کی قرآن ناطق ہے فانکحوا کا

[illegible]

دل میں ہوا وظیفہ کوئی ... ازلگی
دل میں ہوا و خاص خیالِ محمدی
باطن میں حق ہی جلوہ افروز کائنات
ظاہر میں جا بجا ہے مثال محمدی
ضامن ہی ہی اپنا وسیلہ نجات کا
صلوات بر محمد و آل محمدی
[illegible] بزم و بہاری ہواری
کیا ہی لطافت ... میں بہاری ہوری
[illegible] تمہاری ہوری
[illegible] بہاری ہوری

یارہم انھین گو یہ پیرا وہین سب
قمقمے دل کی ہوئے انکھین ہوئین پچکاری

یار بن آگ لگی ہمنے گذاری ہوری
خون دل سی تیری عاشق نے سنواری ہوری

تم ہوئے موسم گلزار مین ضامن سے خفا
ہو مبارک تمھین اے یار تمھاری ہوری

جفا کرے نہ کسی پہ نہ ظلم فرمائے
کسی کا دل نہ دکھائے نہ چھیڑے زخم جگر

بلاکشون سی نہ کچھ بات رنج کی لائے
کسیکی آہ خدا جانے کسکو پہنچائے

اگرچہ جور ہو یا ہو پری مناسب ہی
جلا جلا کے مجھے خاکسار جسنے کیا

وہ اپنی عاشق شیدا سی آکے ملجائے
اگر آتش الفت مین وہ بھی جلجائے

پھرون ہون کوہ وبیابان جو گھبراتا
مین جان دل نہین کہتا حیا ہی دامنگیر

نکلکے گھر سی وہ جنگل مین جاکے گھبرائے
کسی اپنے عزیزون سی وہ بھی شرمائے

دعا یہ ضامن مسکین ہو یا الٰہی قبول
وہ گل جو حسن پہ اپنے غرور کرتا ہے

کیے پہ اپنے وہ ظالم بھی خوب پچھتائے
خزان بھی آئے تو کمھلائے اور مرجھائے

نہ عشق تم کرو اہل مجاز ظاہر کا
کہان تلک تمھین ضامن غریب سمجھائے

کون ومکان مین جلوہ نما کسکا نور ہی
اس نور احمدی کا یہ سارا ظہور ہے

دیوان صنامن

خدا کے واسطے اب تو دکھا رخِ زیبا
لبون پہ آ گئی مری جانِ مبتلا ٹھہری

جو قتل کر کے مری لاش کو کیا پامال
ہمارا خون تری پانون کی حنا ٹھہری

ملو تھے پیار محبت سے جسطرح پہلے
ہوئی ہو ہمسے خفا اب کہو یہ کیا ٹھہری

ہزارون غم کی مسافر ذرا گیا ہے مقام
حریم کعبۂ دل بھی کوئی سرا ٹھہری

گیا نہ جیتا ہوا کوے یار سے کوئی
گلی صنم کی عزیزو یہ کربلا ٹھہری

تمام شب ہی تری بن شمار تارون کی
یہ کالی رات مری جان پر بلا ٹھہری

ہزارون قتل کیے اک نظر سے او قاتل
تمھاری چشمِ سیہ یار فتنہ زا ٹھہری

مین اسکی تیغِ جفا سے شہید کیون ہوتا
کرو یقین کیا کہ یہی یار کی رضا ٹھہری

اٹھا کے پردہ رخ دیکھ یار صنامن کو
ہماری جان چلی آپ کی حیا ٹھہری

اپنی خودی کا جو کوئی نشو و نما رکھے
حق اس سے ہی جدا جو وہ حق کو جدا رکھے

چمکا ہی نورِ شمس حقیقت کا جا بجا
ذرّہ ہر ایک دعویٰ انی انا رکھے

مارا ہی جوش انی انا الحق نے کہہ گذر
رازِ نہان کو دلمین کہانتک چھپا رکھے

عکسِ جمالِ یار ہویدا ہے برملا
ہر آئینہ ظہور مین جلوہ نیا رکھے

ہوتا ہی جسکو راز انا الحق کا ذوق و شوق
دارِ فنا مین دار وہ پہلے بنا رکھے

طلب ہمکو ابھی ہی اور حیرت وہ ہے ہمارا جب کہ عاشق ہم اپنے عزیز و
خبر حق یقین ہے کوئی جسم و جان میں صد آنا الحق کی ہوتی گفتگو ہے
کبھی بنتے مجنون وہ بن کو سدھارا کہیں چاک داماں میں کرتا رفو ہے
کہیں متقی ہوکے مسجد میں بیٹھا کہیں خون عاشق سے کرتا وضو ہے

وہ تھا راز پنہان سو وہ ہو بہو ہے جدھر دیکھتا ہون اُدھر تو ہی تو ہے
ہمارا و مظہر وہی ہے ضامن شیدا وہی کہ ہر معنی وہی ہے موزون دریا وہی
جو پردہ اٹھا ہے پھر بھی ہے کوئی فرقت لاڈو ہی کون ہے اسکو جب غافل گیا اندرون

## دیوانِ ضامن

| | |
|---|---|
| جاتا ہوا وہ مار گیا راہزن مجھے | کیجو اسی گلی میں عزیزو دفن مجھے |
| یا تنگ کیا ہے چاک گریبان جنون نے ہای | آیا نظر لحد میں نہ تارِ کفن مجھے |
| تنکا سا موج بحر میں بہجایگا یہ تن | گریہ سے اکدم نہیں ہوتا امن مجھے |
| فرقت سے داغ دل میں ہوئے اسقدر مرے | بالکل خزان نظر میں ہے سبز چمن مجھے |
| زنجیر پا میں اس دل وحشی کے مت کرو | کافی ہے تارِ زلف کی اُسکی رسن مجھے |
| پروانہ ایکبار اگر جل گیا تو کیا | دن رات بس نئی ہے یہ سوز و جلن مجھے |
| شیرین ہوکے سامنے اُس رخ لب ترے | کمتر دکھائی دیتا ہے لعل یمن مجھے |
| نکلے سنور کے یار تو جانبر ہون کسطرح | ماری ہی ڈالے ہے یہ ترا سادہ پن مجھے |

فرقت میں تیری مر گیا ضامن خدا سے ڈر
تو آکے اپنے ہاتھ سے پہنا کفن مجھے

| | |
|---|---|
| دلبر رعنا وہی ہے عاشق شیدا وہی | غمزۂ دلگدا وہی ہے راحتِ دلہا وہی |
| جب تو پنہان تھا وہ پیارا پردۂ لاہوت مین | اب تو ظاہر ہو بہو جلوہ نما ہیگا وہی |
| رخ وہی کاکل وہی ابرو وہی چشم سیاہ | آئینے میں گلرخون کا چہرۂ زیبا وہی |
| قمری و بلبل وہی ہے لالہ و سرو چمن | گل وہی سنبل وہی ہے نرگسِ شہلا وہی |
| عرش سے لو فرش تک ہیگا یہ سب اسکا ظہور | عالمِ سفلی وہی ہے عالمِ بالا وہی |

[illegible]

آپ ہی بلبل اور آپ ہی بستان آپ ہی
خود ہی معشوق و دانا

آپ ہی چھپ کر ڈھونڈھتا آپ ہی پتہ پایا آپ سمجھا ہے
سو تو ہی ہے

آپ ہی عاشق اور معشوق آپ ہی ہی
طالب اور مطلوب

اپنا آپ ڈھونڈھا پایا آپ سمجھا ہے
سو تو ہی ہے

اپنا عاشق آپ بنا اور اپنا ہی جو
آپ جفا جو

خاص مین عالم جو کلو ملا یا جو ہے
سو تو ہی ہے

کہیں دکھایا جلوہ کہیں چھپایا ہے
کہیں چھپ کر

اوّل و آخر تو ہے خدا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
قاضی بنکے فتوی لگایا مُلّا ہو کے وعظ سُنایا
دیر مین جا ناقوس بجایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
وحدت کثرت ایک ہین تیری ذات سی سب سنگ ہین
کیا کیا جلوہ تو نے دکھایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
موتی مچھلی برف اور آب موجین دریا عین حباب
اپنے اندر آپ سمایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
عالم فاضل صوفی تو رند سبو کش عربدہ جو
فوق و تحت سب تو نے بنایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
باطن مین تو احد کہایا ظاہر مین احمدؐ ہو آیا
تجھ بن کوئی نظر نہ آیا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
وان سے یان کیون آتے ہم ہین نہین تھا وان کچھ غم
مُلک عدم سے تو ہمین لایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
نَحنُ اَقرَب آپ کہے تو ملا رہے کچھ پتا نہ دے
جال مکر کا تو نے بچھایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

دیوان اعجاز حسن

کہیں بندہ کہیں مولی کہیں بت
کہیں کچھ سا

کہیں عاشق ہوا اپنا کہیں معشوق
کہلایا

کہیں مجنون کہیں لیلی کہیں کچھ
کہیں کچھ سا

کہیں پروانہ سوزان کہیں وہ
شمع سان گریان

وہ ہرجائی ہر دم اک جا کہیں
ہر جا ہی کہیں کچھ سا

وہ محبوب خدا پیارا محمدؐ سا
عالم

کہیں موسیٰ کہیں عیسیٰ کہیں کچھ
سا کہیں کچھ سا

مثال

وہ آپ ہی نرگس شہلا کہین کچھ ہے
کہین کچھ ہے
کبھی نظر کبھی مضامین کبھی
مشکلات جو
چھپا ہے پردون مین ہو کیا کیا کہین
کچھ ہے کہین کچھ ہے

مثال نرگسِ حیران گریبان چاک مثلِ گل
وہی ہے بلبلِ شیدا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے
ہوالاوّل ہوالآخر ہوالظاہر ہوالباطن
وہی دانا وہی بینا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے
چھپی وحدت ہر کثرت مین ملی کثرت ہے وحدت مین
دکھا منھ پھر کیا پردا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے
وہی واحد احد مطلق منزّہ ہے خدا برحق
وہ ہرجائی ہے خود ہرجا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے
کہین یوسفؑ بنا پیارا زلیخا حجلۂ زیبا
جدائی سے مجھے مارا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے
کبھی زاہد کبھی عابد کبھی وہ بادہ پیما ہے
اُسے ہر رنگ مین دیکھا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے
کہین گل ہے کہین بلبل کہین سرو اور کہین قمری
ظہور اسکا یہ ہے کیا کیا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے
وہ آپ ہی سنبل ولالہ وہ آپ ہی سرو قدبالا

ہمارے خون کی تیزی بہا کی
اڑا کوچہ سے منزل کربلا کی
ہماری خاک مدت تک اڑا کی
نہ پوچھو عشق کی آفت بلا کی

دیوان رضا

| | |
|---|---|
| ہوا کھا چل ہوا ہو اے صبا تو | نہ لائی بوی زلف مشک ساکی |
| خلیفہ ہو گیا لے کر امانت | یہ بازی لے گیا انسان خاکی |

مریض عشق مر جائے تو چھٹ جائے
یہی تدبیر ضامن ہے شفا کی

| | |
|---|---|
| وصل سی سیلی مری جان وہ جانی مانگے | جاودانی کی عوض عالم فانی مانگے |
| مرہم زہر مرا زخم نہانی مانگے | کشتۂ تیغ محبت کا نہ پانی مانگے |
| شمع کافوری سحر ہو گئی ٹھنڈی افسوس | عشق پیری میں مرا جوش جوانی مانگے |
| میں وہ دیوانہ و حیران ہون نحیف و بیجان | میری تصویر کی مجنون بھی نشانی مانگے |
| دیکھے خط نامہ سان کہنا یہ احوال سبھی | شکوۂ جور و جفا گر وہ زبانی مانگے |
| دفتر عشق کا ہی طول میں کیونکر لکھون | ایک عالم مری قصے کی کہانی مانگے |

چاہ میں اسکی زلیخا کی صفت ضامن دے
دل و جان تجھسے جو وہ یوسف ثانی مانگے

| | |
|---|---|
| فرقت نے تری جان مری یار نکالی | کیون تیغ ستم تونے ستمگار نکالی |
| تدبیر کوئی اور اگر یار نکالی | کیون قتل کی خاطر مری تلوار نکالی |
| گر آہ کوئی ہمنے قضا کار نکالی | جان سخت رقیبو کی وہیں یار نکالی |

حسرتا دنیا میں ہم کیا کر چلے
کون کہتا ہے کہ عاشق مر چلے
دور ساقی میں کیا ساغر چلے

لامکان تک ہم بہ فرقِ سر گئے
مرد سچے جو ہم سے گئے زندہ ہو گئے
باز و ملکوت وا ہم جی گئے
سر بسر قارون سے کیا کم رہ گئے
دولت زر جمع کر جو مر گئے
ہم سے گئے گنہون سے اب ہم رہ گئے
وصل کی امید میں ہم جان
عاشق جانباز کر کے مر گئے
اس جہان میں نام اپنا کر گئے
جی سے گئے جو ہم سے وہ چھٹ گئے
اے ستم خوار دون سے وہ بہتر گئے
اُس سے جو رو ظلم سے مارا ہمین
جی سے گئے جیتے ہی جی جو ہم سے گئے

| | |
|---|---|
| ہجر مین اُس بُت کی ہم کیا کر چلے | ناگہانی موت آ ئی مر چلے |
| خفتگانِ خاک کی مرقد پہ تم | اے صنم کیا حشر برپا کر چلے |
| دم نہ مارا اے عاشقِ صابر کبھی | جب ستم کا حلق پر خنجر چلے |
| ساقیا سرشارِ میخوارون کی جام | کتنے توڑے اور کتنے بھر چلے |
| میکدے مین قاضی و مُلّا گرو | محتسب دستار اپنی دھر چلے |
| کوچۂ قاتل مین کفنی پہن ہم | سر کو لے اپنے ہتھیلی پر چلے |
| بر سرِ بازار مجنون پر ترے | کود کون کے ہاتھ سے پتھر چلے |
| واہ وا اے نشۂ بادہ ہوس | ساغرِ عصیان کو ہم تو بھر چلے |
| دشمنِ آدم ہے گندم دیکھ لو | آسیا اُس پر سدا گھر گھر چلے |

زندگی بن یار رضا من ہو چکی
ہم تو تنہا چھوڑ دُود لبر چلے

## مبدل القافیہ

| | |
|---|---|
| حسرتا دنیا مین ہم کیا کر گئے | بارِ عصیان سر پہ اپنے دھر گئے |
| الفتِ جانان سے کیون ہم ڈر گئے | تا حق اعدا کی وفا مین مر گئے |

دیوان رضا من

اپنے چشمہ زار سے رضا من ہے
نالہ و زاری ... آستان ہے
کیا جہان ... پہنچے آسمان ہے
زمین اور اب ... ویران ہے
اے ... خاک ... پہنچے آسمان ہے
زمین اور اب لامکان ہے
زمین اور ... پہنچے آسمان ہے
شب معراج مین ... آسمان ہے
زمین اور اب ... پہنچے آسمان ہے
شب ... رضوان ہے
زمین ... پہنچے آسمان ہے
دیوان

وہان خاکی نہ کوئی پہونچا ہے عشق | زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

ہوا ضامن پہ ثابت عکس مضمون
زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

تلخی جان کو میری وہ آسان کر گئے | خنجر سے ذبح کرکے وہ احسان کر گئے
پہلو سے لیکے دل مری پہلو سے اُٹھ گئے | مرنیکا ناگہان مری سامان کر گئے
حسرت یہی رہی کہ نہ پوچھا کسیکا حال | عاشق ہزار جان وہ قربان کر گئے
شانہ کیا نہ زلف پریشان مین یار نے | دلکو ہماری ہای پریشان کر گئے
کیا کیا کھلائی گل تری تیغ جفائی یار | سینے کو میرے تم تو گلستان کر گئے
دکھلاکے ہمکو جلوۂ رخسار چھپ گئے | آئینہ سان مجھے تو وہ حیران کر گئے
بیمار چشم کو نگہ تیر سے تو ہاے | دنیا مین کوئی دم کا وہ مہمان کر گئے
دکھلا کے برہمن کو مرخ مصحفی صنم | کتنے ہی ہندوؤنکو مسلمان کر گئے
آہ و فغان و حسرت و غم دی گئی مجھے | کتنے ہی میری جان کو نگہبان کر گئے
آتی ہی عشق موج غم دور دسنے مرے | جان جگر کے ملک کو ویران کر گئے

مضمون جانگداز سے ضامن تو عاشقو
مشہور ملک ہند مین دیوان کر گئے

قافیہ ضامن

[illegible] پایا نہیں کرتے

دیوان ضامن

| | |
|---|---|
| آنکھیں ہیں راہ تیری رات دن ہم | ہماری شام ہے اور یہ سحر ہے |
| کلیجا کھا لیا غم نے ہیچ دل | کدھر ہے دل کہاں میرا جگر ہے |
| وصال یار حاصل ہو ولیکن | جدائی کا مجھے خوف و خطر ہے |
| میں جیتا ہوں نہ مرتا ہوں عزیزو | بلائے ناگہانی کا اثر ہے |
| تری کوچے میں آ بیٹھا ہے ضامن | یہی مسکن ہے اپنا اور یہ گھر ہے |

| | |
|---|---|
| گرمی بازار الفت سے جو تو بیزار ہے | کیوں نشاط دل تباہ تجھکو یہ کیا آزار ہے |
| گوشۂ کوے وفا میں خاک تھی اپنی پڑی | لیگئی کس جا صبا کیا مٹی اپنی خوار ہے |
| اس بہار حسن کا گجرا جو یاد آیا مجھے | پڑ گیا اپنے گلے میں آنسوؤں کا ہار ہے |
| اور قیبو تب تو ہم جلتے تھے سوز عشق میں | اب جلائینگے تمھیں ہم اپنی اپنی باری ہے |
| دین و دنیا دیکھا ہوں اور کیا باقی رہا | جان عاشق ہے فقط یاں بیچی طیار ہے |
| ہو گیا بیخود وہ جسنے اک دم دیکھا اسے | دیکھ نوردی صنم کو قہقہہ دیوار ہے |
| قافلہ تیری شہیدوں کا عدم کو ہے رواں | آہ کا نیزہ لیے ہر اک صنم بردار ہے |
| دیکھیے کس کی آئی ہے قضا اے دوستو | ہاتھ میں بے رحم قاتل کے علم تلوار ہے |
| سرو قد رخسار گل غنچہ دہن بو سمن | جلوۂ حسن بتاں پر یہ خوب ہی گلزار ہے |
| اضطراب دل سے مت گھبرا مثال موج تو | آئیگا وہ ضامن وصل کا اقرار ہے |

[illegible]

مرجائینگے ہم کھا کے چھری ہاتھ سے اپنے
وہ چہرۂ زیبا جو دکھایا نہ کرینگے

مشکل ہے علاج دل بیمار طبیبو
عیسیٰ بھی ہمارے مرض کو اچھا نہ کرینگے

ترسایا ہے ہر دم ہمین وہ کافر ترسا
جب اسکو نہ چاہینگے تو ترسا نہ کرینگے

دل چھین لیا قتل کیا گھر سے نکالا
کیا کیا نہ کیا اور وہ کیا کیا نہ کرینگے

ہم عاشق جانباز ہین قاتل تہ خنجر
تڑپینگے نہ چلائینگے نالا نہ کرینگے

جون طفل زمین پر جو گرا کرتے ہو آنسو
ہر دم تمھین اشک سنبھالا نہ کرینگے

آب دم شمشیر سے کر حلق ہرا تر
ہم آب بقا کی بھی تمنا نہ کرینگے

کر بحر خجالت مین ہو جاتی ہو تم غرق
ہم آپ کے آگے کبھی رویا نہ کرینگے

قاصد جو گیا پھر کے وہ جیتا نہین آیا
آیندہ وہان خط کبھی بھیجا نہ کرینگے

جنا من دل پر درد سے تو آہ نہ کرنا
ان شعلون کو افلاک سنبھالا نہ کرینگے

مقتل مین شہید ہونگا اب جانا ہی بہتر ہے
قدمون پہ ستمگر کے مرجانا ہی بہتر ہے

مشہور ہوا مجنون جو دنیا مین تو کیا حاصل
اس عالم شہرت سے گم جانا ہی بہتر ہے

مانند شمع کوئی جاتی ہے ہوس دل کے
خاموش سر محفل جلجانا ہی بہتر ہے

زاہد نہ رو سے یہ عشق عبادت ہے
پر جوش محبت کا چھجانا ہی بہتر ہے

لِی مَعَ اللہ آیہ لا اور آنا الحق برملا
عشق کی دریا مین گرکر کون نکلا ہی میان
عشق ہی معشوق مولی عشق کا ہے ظہور
کب فرشتونکی بھی ہی طاقت امکان پہ جا ئین
بار الفت مین وہ پایا تنک کہ اٹھ سکتا نہین
زکریا کی طرح مین تو صبر کرکے رہ گیا
کھل نہین سکتا ہی عقدہ ناخن تدبیر سی
مقصد کونین حاصل عشق سے ہوہین کل
عشق کی شیرینی و لذت بیان کیا کیا کرون

اور صدا الحق تراکی کہہ پکارا عشق ہے
جسکو کہتی ہین وہ دریا بیکنارا عشق ہے
عرش سے لی فرش تک بالکل یہ سارا عشق ہے
حضرت انسانکو انتک اسی سدھارا عشق ہی
ای صنم سینی پہ میری سنگ خارا عشق ہے
سر پہ میرے دمبدم چلتا یہ آرا عشق ہے
اسطرح کا زخم وہ سنگین لگا یارا عشق ہے
سعد اکبر نیکبختی کا ستارا عشق ہے
دودھ پیڑا مصری و لڈو چھوہارا عشق ہے

حور جنت لیکے تجھ بن یار ضامن کیا کرے
ہم ہین عاشق آپ کے ہمکو تمھارا عشق ہے

آہ سوزان سی ہماری تیرہ خجالت برق ہی
مین ہوا ہون جسکی عاشق وہ ہوا ہے مجھکی
خوبرو دنیا کی تیری سامنے ای دلربا
غرق آب حسن مین ہی مہر چرخ دلبری

ابر گریہ سی مری پانی مین اتبک غرق ہی
مجھ مین او مجنون مین اتنا ہی عزیزو فرق ہی
ہین ستارے تو ہیاری آفتاب شرق ہی
روی تابان صنم کی ابجو آیا عرق ہے

دیوان ضامن

[illegible]

منزل یار تلک ہائے نہ پہونچا ضامن
آفرین عمر کو اس راہ مین چلتے گذری

پہلو سے لیگیا وہ مرے دل نکال کے
دلکو جگر کو دونو نکو شاں نکال کے

کاکل کے دام مین ہے گیا مرغ دل اسیر
صیاد تو نے مرغ یہ سینہ تل نکال کے

ناحق کیا جو قتل مجھے مین دکھا دیا
باب انفعال کا وہین فاعل نکال کے

آنکھین تری وہ دزد دلاور ہین راہزن
لیجا مین جان کو سر محفل نکال کے

مانگے ہے جان وصل سے پہلے ہی ہائے یار
حجت وہ پیش کرتا ہے مشکل نکال کے

یہ ذبح کیا ہے مجکو تو جب آپ جا ہے
بسمل کی جان تن سے تو قاتل نکال کے

تیغ جفا سے اسکی خطا وار بچ گئے
جن جن کی مارتا ہے وہ گھائل نکال کے

قابل یہ یادگار ہے پیکان ڈھونڈھ مت
دیگا نہین جگر سے یہ بسمل نکال کے

عنقا صفت وہ یار ہے مت ڈھونڈھ بیٹھ رہ
ضامن خیال سے یہ باطل نکال کے

عارض سے کب ہے زلف معنبر لگی ہوئی
ناگن سی ہے یہ گل کے برابر لگی ہوئی

ہے عشق گل مین بلبل مضطر لگی ہوئی
سر پر خزان ہے گل کے سراسر لگی ہوئی

سینہ جلا دماغ دل و جان جل گئے
کیونکر نہ تجھے یہ آگ ہے گھر گھر لگی ہوئی

[illegible]

تمین

نہیں صبر و قرار ہے دل کو ذری مرے دیکھے بنا تجھے ایک گھڑی
جو دیکھا ہے ناز و عشوہ گری مرا چین گیا مری نیند گئی

ترے جور و جفا سبھی سہنے سے مرے ہوش و حواس بجا نہ رہے
مجھے گریہ نے ہجر میں چین نہ دی مرا چین گیا مری نیند گئی

کبھی تمنے نہ مجھسے کہا کہ میاں مرا نام ہے یہ مرا گھر ہے وہاں
مری عمر تلاش میں ساری گئی مرا چین گیا مری نیند گئی

نہ تو زندہ رہا ہوں نہ آئی قضا تری ہجر میں کیا نہ اُٹھائی بلا
مرا دل لگا تجھسے یہ کیسی گھڑی مرا چین گیا مری نیند گئی

میاں ملنا ہی مجھسے تو آکے ملو نہیں بہر خدا مجھے قتل کرو
مجھے سخت ولیا سی یہ جان مری مرا چین گیا مری نیند گئی

ہوا تجھ پہ فدا دل و جان سے صنم مجھے تیری قسم تری جان کی قسم
تری ملنے کی یار ہوس ہی رہی مرا چین گیا مری نیند گئی

یہی جی میں ہے میرے کہ رشک قمر ترے سبز لباس پہ کھاؤں زہر
گل رخ پہ نقاب ہے تیری ہری مرا چین گیا مری نیند گئی

یہی چاہے ہے جی کہ وہ رشک پری کرے سامنے میری جلوہ گری

[illegible]

مین ایسی لیلی کا مجنون ہون سن لے او مجنون
پھرے ہے ڈھونڈھتی مجکو یہ در بدر لیلے

جسے تو ڈھونڈھتے ہے صحرا و دشت مین ضامن
وہ میرے پاس ہے مدت سے جلوہ گر لیلے

ہمکو تم جب سے کہ اے صاحب من بھولگئے
ہم بھی تمکو وہین اے عہد شکن بھولگئے

جب سے عاشق ہوئے اس رشک چمن پر ہمتو
لالۂ و سنبل و گل سرو و سمن بھولگئے

کیا فدا جی ہو دل و جان کسی بت پہ خدا
تو ہی دنیا مین مجھے وہ کرکے دفن بھولگئے

اضطراب دل وحشی نے جھلایا یان تک
یاد کچھ بھی نہین ہم سارے ہی فن بھولگئے

رنج فرقت مین مری عمر بسر گو کہ ہوئی
وصل کے روز سبھی رنج و محن بھولگئے

جب سے سونگھا ہے وہ گیسوی معنبر ہمنے
سنبل و نافۂ چین مشک ختن بھولگئے

رشک سے خون ہوا لعل ترے دیکھ لبے
جوہری قیمت خوش لعل یمن بھولگئے

ہمکو جا کوچۂ جانان کی محبت یہ ہوئی
عیش فردوس تمنای عدن بھولگئے

مثل بلبل کے تری یاد مین ہون نعرہ زنان
پہ مجھے آپ ہی اے غنچہ دہن بھولگئے

ناوک انداز نہ چھوڑا ہے کوئی طائر دل
اپنے تم صید کو کیون تیر فگن بھولگئے

چیر ڈالا تھی بحریان کو گریبان سمجھا
ای جنون بحد مین ہم چاک کفن بھولگئے

اس بہار سیۂ دنیا پہ یہ اہل دنیا
پانچ دن کے لیے وہ اصل وطن بھولگئے

دیوان ضامن

راہ

| | |
|---|---|
| راہ غربت مین تھکا سر پر اٹھایا جب مجھے | تھے رفیق راہ یہ رنج و محن مین آبلے |

پانؤن مین مجنون کی چھالے تھے پڑی ناقہ کے ساتھ
اب وہ ضامن تو نبا ندھی ہین سخن مین آبلے

ترے عشق مین جب بیوفا مری کیا ہی بیقدری رہی
دلے تو نے پوچھا نہ حال کچھ تجھے ایسی بیخبری رہی
ہوا خشک اپنا ریاض تن نہ رہا وہ گل نہ رہا چمن
مگر ایک نرگس چشم نم ترے دیکھنے کو ہری رہی
مجھے ساقیا وہ نشہ پلا کہ کھلے جس سے جلد فنا بقا
تو خیال دل مین ذرا نہ لا کہ پیالی مے کی بھری رہی
یہ ظہور کل ہے سبھی ترا تو خود آپ آیا ہی اے خدا
سو عجب طلسم دیا بنا تری ذات سب سے بری رہی
تو نے جب سے اے مرے ساقیا مجھے جام محو فنا دیا
نہ خیال ہستی دل رہا نہ نگاہ جلوہ گری رہی
بتا اپنا نام و نشان گل کسے کہیے خار کہان ہی گل
نہ وہان ہی راحت و رنج کا دخل نہ نمود اپنی ذری رہی

ضامن

اچھا ہوا جو بت کے نہ آیا وہ مرگیا
تیر نگاہ یار سے کیونکر بچے کوئی
فرہاد کی طرح لب شیرین کو بوسے بن
سجدہ کرون نہ کیونکہ تہ تیغ بت بھلا
ڈھونڈھو میان رہ ہستی سے جا گذر

تاثیر کوے یار مین دار الشفا کی ہی
مژگان چشم دیکھیے برچھی قضا کی ہی
بیجرم مارا جاؤن یہ مرضی خدا کی ہی
آواز کان مین مرے قانو آلبلی کی ہی
منزل یہی فنا کی ہی یہ ہی بقا کی ہی

ضامن علی ہی جسکا اُسے خوف حشر کیا
امداد ساتھ میرے تو مشکل کُشا کی ہے

دل کو ہمارے چاہ اُسی بیوفا کی ہے
کس طرح چوم لون مین کف پاے نازنین
کیا آرزوی وصل بت بیوفا کی ہو
ہر ہر قدم پہ اُسکے ہی اعجاز عیسوی
باب قبول ہنوز عزیزو ہوئے ہین بند
خانۂ خدا مین سامنے آکر کیا ہی گھر
مجکو ہوا ہی شوق اُڑا لیجیے اُدھر
گلشن مین سیر کو وہ گیا تو بہار حسن

ورد زبان جسکی چاہ مین خواہش قضا کی ہی
پابوس کی طلب اُسے رنگ حنا کی ہی
عادت جسے ہمیشہ سے جور و جفا کی ہی
رفتار اُس پری کی یہ ناز و ادا کی ہی
بازو شکستہ پا کہین مرغ دعا کی ہی
دلمین ہمارے یاد جو زلف دوتا کی ہی
دلمین ہوا بھری مرے اُس دلربا کی ہی
لب بر ندا یہ غنچون کو صل علی کی ہی

ضامن

| | |
|---|---|
| کیون تعلق کسی عیار سے تم کرتے بھلا | آنکھ اور میرے جو آپس مین صفائی ہوتی |
| وہ ستمگر جو کبھی ہمسے موافق ہوتا | سر پہ آفت یہ جہان کی نہ اٹھائی ہوتی |
| دل یہ بیتاب ہے سیماب کے مانند مرا | ہوتا قابو مین تو اکسیر بنائی ہوتی |
| مرغ دل باغ جہان مین تو نشیمن کرتا | دام کاکل سے اگر اسکی رہائی ہوتی |
| کیون بھلاتا وہ ہمین دل سے برا جانتا کیون | اپنی قسمت مین لکھی کچھ جو بھلائی ہوتی |
| منتظر آمد جانان ہون ہمیشہ یارو | اسکے آنے کی کسی نے تو سنائی ہوتی |
| کیا لگین ٹانکے جہان ہو گئین زخم پہ زخم | گر رفوگر کہین ملتا تو سلائی ہوتی |
| تاب ہوتی رخ تابان کے نظارے کی اگر | ہمنے بھی آنکھ ستمگر سے لڑائی ہوتی |

بت ہوا اس بت عیار کے آگے ضامن
کچھ تو بن آتی اگر بات بنائی ہوتی

ہمین مت مارو ای قاتل ہم اپنے آپ ہی مرجائین گے
بن آئی جب کہ مرجاینگے تمھارا نام کرجائین گے
صنم کے عشق مین یارو نفع بھی ہے ضرر بھی ہے
بگڑ جائین گے گر کٹتے تو کٹتے ہی سنور جائین گے
صراحی جام مینا کے گردن کا توڑ کر ٹکڑے

مرنے سے جو کہ پہلے ملا ذات پاک مین | باقی رہے نہ کیونکہ وہ باقی مدام ہی

صابر شراب عشق سے مجکو نہ بھولنا
ضامن علی ہمیشہ تمھارا غلام ہی

محفل جانانمین دیکھو گر کوئی جانے مجھے
عاشق جانباز کیونکر شمع وجانے مجھے
ہی یہی بہتر کہ کوی یار مین مت جا دلا
خاک و خون مین اسقدر لوٹا کہ بسملا بنگیا
فرقت جانان نے میرا حال ایسا کردیا
اس شہید ناز کو دو غسل چشم تر سے تم
سخت جانی نے مجھے شرمندہ جانان سے کیا
استخوان جلکر کے خاکستر مری ہوجا ئینگے
عشق مت کر اس صنم کا دیکھ پچھتاویگا تو
شہر مین خفقان ہی اور صحرا مین وحشت ہی مجھے
زندگی بن یار کے مشکل ہی اکدم بھی مجھے
مین بجا دونگا اٹھا مت عاشق جانباز ہون

مثل پروانہ کے جب وہ شمع وجانے مجھے
مثل پروانہ کے جلجاؤن تو پہچانے مجھے
غمزے اسکے وان تلک پہونچگی کنجانے مجھے
کافر بسمل صنم آئے ہین کھانے مجھے
یعنے دیوانہ کہین ہین سارے دیوانے مجھے
اشک خون آلودہ آب نے ہین نہلانے مجھے
ناتوان آکی نظر وہ نازنین شانے مجھے
عشق کی آتش لگی ہی ابتو بھڑکانے مجھے
یہ ہی سمجھاتے تھے سارے اپنے بیگانے مجھے
اچھے بچھے کو ہوا کیا ہی خدا جانے مجھے
ای عزیزو تم ذراسا زہر دکھلانے مجھے
وہ خدا کے واسطے قدمون مین مرجانے مجھے

جفا کی اب تلک جب ہم سے وفا کی
ارے ظالم یہ لائق تھا سزا کی
ہمیشہ عشق کو دوست ہم فرقت
یہی وارد ہے تمہارے اثر دعا کی
ضمانت کر گئے ہم تو تمہاری

دیوان ضامن

تجلی سے ہی دیدار خدا کی
باغ عالم سے ہر سبزہ زبان
وہ ساری رات محفل مین جلا کی
بجانا سوز دل شمع یارو
ستم آفت ہے کمان رنگ حنا کی
مین آنکھین چرا کر
یہی باران رحمت ہے خدا کی

وہی اپنا ہوا دشمن جسے ہم آشنا سمجھے

| | |
|---|---|
| سوا تیرے نہین ہر کوئی ایسا<br>سرودِ عشق سے دل مین ہمارے | ہمارے درد و غم کا ہو وہ شاکی<br>ہمیشہ غم کی سارنگی بجا کی |

اذیّت اور مصیبت مین ہمیشہ
دلِ ضامن نے بس اُنکو دعا کی

تمھاری زلفِ مشکین کو جو ہم مُشکِ خطا سمجھے
خطا سمجھے جو یہ سمجھے تری کاکل کو کیا سمجھے
وہ جدول لاجوردی ہے رُخِ مصحف کی صفحہ پر
اُسے فیتا حمائل کا رُخِ مصحف کی جا سمجھے
رُخِ روشن کو ہم اُسکے دلون کا آئینہ سمجھے
ظہورِ نورِ اقدس ہے تجلّیِ خدا سمجھے
لبِ جان بخش جانان کے لبِ شاکِ مسیحا ہین
صدائے قم باذنی کو فقط حکمِ خدا سمجھے
ہم اُسکے چشم و ابرو کو کہو یارو کہ کیا سمجھے
اُسے ہم چشمۂ کوثر اسے تیغِ قضا سمجھے
رفیق اپنا جو اے دل تھا خدا جانے کہان پہونچا

دیوان ضامن

فنا کو جو بقا سمجھے بقا کو جو فنا سمجھے

سمجھ ہے اپنی اپنی اور عقیدہ اپنا اپنا ہی
کوئی اُس بُت کو کچھ سمجھے ہم اُس بُت کو خدا سمجھے

خدا ہم سے جُدا کب ہی حباب و بحر کے مانند
یہ ہے اِک موج زن دریا ہم اور وہ آشنا سمجھے

عجب فہمید ہے یارو یہ اُلٹی بات کیا سمجھے
ہمین وہ ہین بلا سمجھے ہم اُنکو ہین شفا سمجھے

مٹا کر لوحِ ہستی سے رقم حرفِ خودی بالکل
بقا ذاتی کے معنون کو کوئی اہلِ فنا سمجھے

بہر صورت وہ ہی ظاہر مقید ہم ہین صورت کے
خطا اپنی سمجھ کی ہے جو ہم سمجھے خطا سمجھے

رضامندی سے جان دینا نہ کچھ خواہش ہو جانان کے
شہادت کا مزا ضامن شہیدِ کربلا سمجھے

| | |
|---|---|
| تمھاری کاکلِ مشکین کو کیسی کیا سمجھے | کہا کہ سنبلِ تر اُسکو ہم بلا سمجھے |
| تمھاری ابروِ خمدار عید کا ہی ہلال | ہم اُسکو تیغِ جفا خنجرِ قضا سمجھے |

[illegible]

| | |
|---|---|
| اسطرح مری ہڈیان آتش عشق جلادین | جون آگ مین جلجاتی ہی عناب کی لکڑی |

ہر عقدۂ مشکل یہ گرہ اور نئی ہے
شاخ دل ضامن ہی کوئی داب کی لکڑی

| | |
|---|---|
| وہ پردہ پوش آئی ہم سے خدا کرے | جور و جفا سے باز رہے اور وفا کرے |
| پہلو سی جسکے یار گیا پھر وہ کیا کرے | خون جگر فراق صنم مین پیا کرے |
| مین ہون مریض عشق طبیبو نہ دو دوا | معجون وصل یار مجھے ہان شفا کرے |
| یہ زندگی ہی مرگ مری مرگ زیست ہے | جس سی جدا ہو یار وہ کب تک جیا کرے |
| یاد مسی لب و دندان یار مین | تارے تمام رات وہ بیکل گنا کرے |
| مرتا ہون ہجر یار مین جینا محال ہے | کہدو اجل سی تو مری آکر دوا کرے |

اس گل کی تو خبر ہمین لاکر صبا سنا
ضامن تمھاری حق مین ہمیشہ دعا کرے

| | |
|---|---|
| آشناؤن کی عزیزو آشنائی دیکھ لی | اس بت نازک کی وفا اور بیوفائی دیکھ لی |
| جبہ و دستار و تسبیح اور وعظ واعظان | ان عبا بازونکی ہمنے پارسائی دیکھ لی |
| اور مجازی عشق کھو دیتا ہے دنیا دین کو | ان بتونکی ہمنے بالکل بیحیائی دیکھ لی |
| جز خدا کی عشق کے حاصل نہین کچھ زاہدا | کعبہ و معبد مین کرکے جبہ سائی دیکھ لی |

دیوان ضامن

[illegible]

اس جان کو رکھتا ہو فدا کرنے کو تجھ پر
آئی تھی قضا لینے کو پر ہمنے ٹلادی

جیتا ہوا جائے نہ کوئی پھر کے یہاں سے
پھرتی ہے ہر اک کوچۂ قاتل میں منادی

آرام میں سوتے تھے پڑے ملک عدم میں
اے عشق مجھے لاکے یہاں دھوم مچادی

اے دشمن احباب محبت مگر اعدا
پہلی ہی ملاقات میں ملکر کے دغا دی

اس عشق نے الٹے ہیں سبھی کام ہمارے
شادی تو ہوا غم ہوا اور غم ہوا شادی

ملنے کی قسم کھائی ہے قاتل نے یکایک
اے قاصد بدفال یہ کیا تو نے سنادی

معشوق نہ کہو عاشق جانباز کو صاحب
ہاں حسن مگر آپکا بالکل ہے فسادی

اس عشق نے افلاک پہ پہونچایا ہے ضامن
گو خاک میں لے کرکے مری خاک ملادی

جیب ہو دریدہ ہو تو رفو گر سیا کرے
ٹکڑے ہو غم سے دل تو علاج اسکا کیا کرے

میں گریہ کار ہوں غم فرقت سے حسرتا
اور مثل گل رقیب بغل میں ہنسا کرے

پروانہ کی صفت نہ ملا وصل میں بھی چین
ہم شمع رو کی بزم میں شب بھر جلا کرے

آزاد کیجیے مجھے یا قتل کیجیے
دشنام آپکے کہو کب تک سنا کرے

آب بقا ملے نہ لب لعل یار کا
خون جگر نہ کیونکہ ہمیشہ پیا کرے

رنگ حنا ہو خون مری بارے یار کا
لاشہ کو میری پاؤں سے اپنے ملا کرے

دیوان ضامن

کیون مرا دل اداس رہتا ہے | رات دن اسکو یاس رہتا ہے
زلف کا فریہ گو کرہے کالی | اسکے رخ سے مساس رہتا ہے
میرے ملنے کی گرچہ کھائی قسم | پر یہ دل تیری پاس رہتا ہے
حلق کو میرے آکے کردے تر | آب خنجر کا پیاس رہتا ہے
سبز خط پر ہوئے ہین جو کہ شہید | انکی تربت پہ گھاس رہتا ہے

آنکھہ کو کھول دیکھہ تو ضامن
کسکے زانو پہ راس رہتا ہے

جو دیکھا کوے جانان مین تو برپا شور محشر ہے | صدائے الامان ہر جا بجا اللہ اکبر ہے
وہ اسکا صحفی چہرہ وہ اسکا حسن بے پایان | کتاب عالم امکان بھی اسکا ایک دفتر ہے
رضائے دلبر رعنا مین بت کچھ لب کشائی کر | اگر آرہ بھی پھر جائے تو وہ بھی نذر سر پر ہے
نہ دن کو چین ہے مجکو نہ شب کو نیند آتی ہے | دل بیتاب اپنا مثال برق مضطر ہے
بت کافر کی الفت مین تو ہم بھی ہو چکے کافر | صنم کا دل مگر اب تک وہی پتھر کا پتھر ہے
لکیرین ہین نہین یار دہنا کی دست جانان مین | لکھا قدرت کی ہاتھون نے ہماری خون کا محضر ہے
وہ آیا گل رخ زیبا ہمارے گھر مین الفت سے | تو کاشانہ مرا اے دوستو جنت سے بہتر ہے
ہین جو مجنون ان کے لیلے مرا آرام بس یہ ہے | سر ہر خار صحرا پر بچھایا اپنا بستر ہے

بن بیا آمر انگھیان تو نوح کشتی پشتی بان ہ
ابجلو سکھی آس کنتھ پاس جہان بہیل پلکا تا

ہمتین محابتھان بہا تان سنا یار و بہان جانان
بہا سمندر پار بسی جی اُسی دیس ہو جانان

چلونا میرا صابر پیارا جی
ملونا میرا مظہر پیارا جی

در عشق صنم بیتاب شم معلوم نشد کان یار کجا
سن بامری اب آری سکھی ہو کنتھ بسی کس دیس مین جا

بی بُردکسی یا مرد کسی یا گفت فقط این چون و چرا
جیارا ترسی پیا دیکھن کو کوئی ایسا نہین دبی کو ملا

چلونا میرا صابر پیارا جی
ملونا میرا مظہر پیارا جی

ذخواب ہرانی صبر جان بہجر صنم جون برق تپان
مین من سیر نیند نہین لکو تو سکھی ہے جتین نہین
پڑہی بھی ہاگی جوگن بھی بنی بنام ہوئی تپان کر لیے

یا جان بدیا آن بنر جان طلبم این گریہ جنان
بن بچھو سکھی کیسی رہنی پیا ڈھونڈت ہو تھا ہی نہین
یا تو لی ہمتے سجن گند رنگی نہین بن جی کر دیے

یا تو نبی لے لون ہا تھ بھرو ہنگی
مین تو سام دیوا لی جی

دریا عمیق امواج بیا کشتی کہن تاریک شبے
بلے ہی سمندر ڈوبتے ہی ہے ناؤ مری دو بار لگا

ملاح خضار جان ملا شیر خدا اللہ مدد ے
ای شیر خدا اگب ہی نہین فریاد سنو ضامن کی

این ہفت طبق و رذات یکی در موج دگراو صفا خدا
اس باپ یکسی کی شاہ ہر امین آج ولاری کی کھری
ڈھونڈھتے ڈھونڈھتا پر بھی سے عشق مجھے تنگی بار
نسب لگئی مین پہلی بیت جب یار زی تقیمین سے لگا

ارباب فنا اصحاب بقا اظہار کنند اسرار خدا
ملنے کی ہے آی جب لیتن سن کچھ بتن ٹپکی یا مین گری
جب یار تنگی جو یار ملا شب بنو کا شاہ سہاگ بھرا
تن ایک بھیا من ایک بھیا کیا فرق ہا کوئی جیو تیا

اجی مرے جاگے ہین بھاگ
سنیان کچے مین تو شگن مناتی جی

## مسدس در جناب سرور علیہ التحیات والصلوات

بلغ العلےٰ محمد کشف الدجےٰ تمامی
عجب کمال ذاتی ہے حسن باگرامی

حسنت جمیع عالم بظہور تو میانی
گئے طور پر جو موسیٰ بزبان خوش کلامی

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

ہوا عفو جرم آدمؑ بطفیل نام احمدؐ
جو شفاعت خود احمد ہوئی رخ مین سکی سرزد

ہوا فیضیاب تس سے وہ رسولؐ حبذا مجد
ملکوت کرکے سجدہ وہ یہ بولے یا محمدؐ

| | |
|---|---|
| کہ ہوا وہ تحت ربی وہ محل خاص رحمت | کہ مقام وصل وہ تھا یہ بیان از لغت |

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

| | |
|---|---|
| ملکوت جن انسان سبھی حور اور غلمان<br>صفت ایک احمدی کی لکھیں وصف کب ہے امکان | یہ تمام جمع ہو کر جو وہ ہووین ثنا خوان<br>وہ لے شوق دل عاشق کہیں تیری قربان |

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

| | |
|---|---|
| قد سرو ناز و دلجو رخ رشک حور خوش رو<br>لب ہیں آب حیوان وہ دو چشم عین جادو | وہ جبین غیرت خور ہے نو فدای ابرو<br>سر زلف سنبل تر شب قدر ہے وہ گیسو |

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

| | |
|---|---|
| شب و روز ہے تو گردان ہے تلاش کسکی گردون<br>غم ہجر سی تمھاری یہ ہوئی ہیں سارے مجنون | رخ شمس زرد رو ہے شفق فلک ہے پر خون<br>دل ماہ و مشتری ہیں یہی جلوہ گر ہے مضمون |

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

مخمس [illegible]

[illegible]
تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

[illegible]
تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

[illegible]
یہ بیان خوش بیانی [illegible] جان ہو
دل و دماغ مضامین یہی لکھوں یہ جہان ہو

تا مرا ہم الدکیا رو دھا کی دو بیت
پیت چلت چلت ٹھک کی عمر گئی ہری بیت
ڈگریا بتا دیجو رے
ہیت آری تو الہا الکٹ ہون دن رین
ڈگریا بتا دیجو رے
حال ہمارا ہی یادرن بچن سے طے ہو چین
ڈگریا بتا دیجو رے
رات دنا روئی پھرون کہے پکارون جا
ڈھونڈت ڈھونڈت ڈھونڈت ہوری بھئی ہے بتلا و لا

مجنون ہو کر پھر رہا جنگل بن ہو خراب
آگ لگی ہے عشق کی جل بل ہوا کباب
ڈگریا بتا دیجو رے
پیت جنگل ڈھونڈ کر ہو گئی اب تو شام
شام ہماری روٹی ... من بھاون رام

دیوان ضامن

تو بدین جمال وخوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

| | |
|---|---|
| عشق لگائی تو نے آگ | جلگیا جو لا جل گئی باگ |
| وہ دیکھو لاگی ہے آگ | جلے مجھے پی کے گلے لاگ |

| | | |
|---|---|---|
| بیتم جب سو لاگا روگ | پی کو کارن کیا ہی جوگ | وہ دیکھو لاگی ہے آگ |
| جلے مجھے پی کو گلے لاگ | پیا ملے تو بنے سہاگ | ملانہ پی تو پھوٹے بھاگ |
| وہ دیکھو لاگی ہے آگ | جلے مجھے پی کو گلے لاگ | جلا جو دیوا جلا پتنگ |
| جل گئی رانی راجا سنگ | وہ دیکھو لاگی ہے آگ | جلے مجھے پی کو گلے لاگ |
| عشق دکھائی کیا کیا رنگ | جلگیا جیوڑا جلگیا انگ | وہ دیکھو لاگی ہے آگ |
| جلے مجھے پی کے گلے لاگ | عشق بلا کو وہ ہی تاب | رنگین ہوئین بجلی مہتاب |
| وہ دیکھو لاگی ہے آگ | جلے مجھے پی کو گلے لاگ | آگ لگی ضامن غمناک |
| جلبل ہو گئی ساری خاک | وہ دیکھو لاگی ہے آگ | جلے مجھے پی کے گلو لاگ |

نتائج ہندی

ڈگریا بتا دیجو رے مین بھولی میان رے

ڈگریا بتا دیجو رے ... آ بیون
... ضامن ... آگ لگی تون
جلے جانی جل ... بن ... بھولی میان رے
ڈگریا بتا دیجو رے مین بھولی میان رے

غزل

... جان و دل ... ہو ون
... ہمارا ... بھاون ... ہو ون
... ضامن ... جان ... من بار
... ساجن ... بار
... ہی ... ساجن ... بار
... سب
... بار

عشق

## غزلیات و غیرہ

پیو بن کی باتاں ہر کوئی جا ے سُناو
بنیا نہیں بھالی ہر کوئی جا ے سُناو
پچھاون پاچھا ہر کوئی جا ے ملے بن
لگ لگ جیون ابن کرن بن دھون ڈھون
آیا جیون بن بن ابن بال ہر کوئی جا ے سُناو
جیون اون بن بن ہر کوئی جا ے سُناو
ہر کوئی سُکھ تھی سب ہی
یار کون تھی پتی
سو کن من بن بن ہر کوئی جا ے سُناو
بابوا تا بانی ہر کوئی جا ے ہر کوئی
کھو سا کھن بن بھید ہر کوئی جا ے سُناو
جیون مین ادمی ہر کوئی جا ے سُناو

| | |
|---|---|
| عشق لگا اُس یار سے اور نہیں کچھ کار | کعبۂ دل کا یار ہے مین بل بل جاؤن وار |
| مرا نہ حاجتِ جنت نہ سایۂ طوبیٰ | حریم کعبہ جانم نگار من باشد |
| کیا کرون ہیکل بیٹھ کو اور کلیسا چرچ کی چھاتھ | احمد ڈھاک سہاؤ نے جو پیتم کے گل ہاتھ |
| نمی روم من ازین کوی یار سوے حریم | حریم کوچۂ جانان غبار من باشد |
| چھوڑ کے گلیاں یار کی مت کعبے کو جا | خانۂ کعبہ ہے وہی جہان ملے وہ پیا |
| سزو کہ رشک نہ کعبۂ دل عشاق | بکوی و بہرہ بر رعنا قرار من باشد |
| حیرت مین سب آ گئے دیکھکے میرا حال | لاشہ میرا یار نے لیا جو آپ سنبھال |
| زہے سعادت ضامن جو وصل من آنجا | کشتگان صنم گر شمار من باشد |

مطلب میرا مل گیا اور حج ہوا قبول
کشتون مین اُس یار کے ضامن ہوا شمول

| | |
|---|---|
| نا مین ہندو نا مین کافر نا سُنی نا شیعا رے | اپنے عاشق آپ ہو ہم جو جانا سو کیا رے |
| نا مین ملا نا مین قاضی نا صوفی نا پنڈت رے | دیکھ نگر مین بسا اپنا آگئی ہو کھٹ پٹ رے |
| اپنا آپا سکلے من جاگے جان نہ دھرتی اور آکاس | سب جاگے اور کہین کوی بوجھے اسکو پورا داس |

گرو نے اب میرا بتائے ضامن پیارے آپ کو کھو
آپ گما جب آپ کو پایا اپنا صاحب آپ ہی ہو

### راگ بھمن

برما اگن سے نہ رہی جیسا تی
دیپک ہو تن گائی تو کوئی جا ے سُناو
پیا ہی گئی جان سامن نہ سر
نا کوئی سنگ برائی نہ کوئی جا ے سُناو
لال آدھین سے یہ بر ہا کماوے
ضامن علی کو سُنا ئی رے
کوئی جا ے سُناو

### شلوک ۱۵ ۴ ۹ ۹

آپو آپ لاجات ہیں جیون چمن مین جات
دیکھا جون جارتی کل جگت کو کھات
چھتی ہون جات ہیں جیون دریا لی جون
آتا جب جون بچھی ماطرہ آوے کھج
آدم

دیکھو حال ہمارا اب آ ... [illegible]

نظریت لگا کے بھائی نے ہی لگا [illegible]

ضامن علی کو کیو پکارے

دوہا

دو پیار کا ... ضامن پی کی کار ... [illegible]

دوہا

ضامن دنیا ... دو نو ... نام ... [illegible]

ہوری

دیوان ضامن

| | |
|---|---|
| ڈھوکی مین جو آ پھنسا کبھی نہ اُترے پار | آدم بھولا کیون پھرے دھوکا ہے سنسار |

دنیا یہ مُردار ہے ضامن اُسے تو بھول
دُنیا سے ناراض ہین حضرت پاک رسولؐ

| | |
|---|---|
| سکھی سُنو میری کہانی | مین تو بھئی ہون برہا دیوانی |
| میری جنڈری عشق نے پھونکی | مین تو پہلے ہی جھٹ بنسو چونکی |
| جو مین جانون کہ ایسی بنے گی | میری تالی جگ مین بجے گی |
| کبھی پیت کا نام نہ لیتی | مین تو پہلے ہی جان کو دیتی |
| کوئی پیت کا نام نہ لیجو | مجھ بوری کی ریس نہ کیجو |
| اُمگا جوبن گن روپ ہماری | مین تو رہ گئی جیسکی بچاری |
| میری اُڑ گئی سُدھ بُدھ ساری | مین تو رہ گئی جیسکی بچاری |
| پیا تم بن کیسے جیون گی | جلتا من کی مین کاسے کہون گی |
| اُن جا کہین لینا بدلیا | ہم کینا جو گن یا کا بھیسا |
| سکھی اب کہو کیجے کہاری | پیا ڈھونڈت ڈھونڈت ہاری |
| ایسے تن من روپ کو وارون | اس سہاگ کو آگ مین ڈارون |
| مین تو نٹ کرم کی ہون ہاری | جو پیا نے جیا سے بساری |

ضامن ... [illegible]

قطعہ

[illegible]

| | |
|---|---|
| ہم طرح شرافت کیطرح دے گئے اُنکو | ضامن خدا جانے وہ کس طور سے لڑتے |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| ہین وہ ابلیس لعین آپ خدا کے مارے | حاسد مردم خاصان ہین جفا کے مارے |
| جو کہ خود بد ہین وہ بد بین ہین بلا کے مارے | ضامن ان سے نہ مل ہین وہ ریا کے مارے |

## غزل

نشاء مستی عروج مین ہے شراب گل کا خمار دیکھو
مہک رہی ہین یہ طفل غنچے چمن مین چل کے بہار دیکھو
عجب کی رنگت کی ہین شئی رنگ عبیر کیسر گلال خوش رنگ
کہ خاک عاشق لہو کی رنگت ہمارا اُڑتا غبار دیکھو
اُدھر تو پچکاریان ہین ماری ادھر ہی آنکھونسے خون جاری
یہ ناتوان کو ہی بیقراری تم ایک گیندا اُسکے مار دیکھو
تمام سامان پھاگ کے ہین خوشی محبت کی ناگ کے ہین
سو یار بن دن یہ آگ کے ہین یہ ہوری جلجا رے یار دیکھو
کہین صراحی کرے ہی قلقل حریف بلبل کی پیتے ہین مل

ہر طرح کا عذاب ہوتا نازل
ذکر کر لا الٰہ الا ہُو
زن و فرزند مادر اور پدر
ذکر کر لا الٰہ الا ہُو
جب کہ سمجھے ہی تو عزیز بیان
کام آوے گا کوئی تیرا وہان
وان تو اعمال ہوین سارے عیان
ذکر کر لا الٰہ الا ہُو
جھوٹ غیبت گناہ سب چھوڑ دو
دنیا سے دلکو اب تم موڑ دو
یاد مولا سے لو لگا دو
ذکر کر لا الٰہ الا ہُو

| | |
|---|---|
| یاروہ ہی کہ مددگار ہو ہر غم مین شریک | ہمنے جب کس تمھین دیکھا ہی پیارے یارو |
| سر کو ٹکرا کے در یار پہ جی دونگا اجی | چھوڑ تنہا ہمین وہ گھر کو سدھارے یارو |
| شست مین لاتی ہین کیا بند کوئی دنیا مین | پھر پہ سب جاتی ہین کیون ہاتھ پسارے یارو |
| ہست کو نیست کی تقوی کو جتا ہی غرور | ایسے بگڑی کو بھلا کون سنوارے یارو |
| ای طبیبو کوئی تجویز دوا ایسی کرو | نشہ بادہ الفت کو اُتارے یارو |
| مرگیا مین غم فرقت مین کسی کافر کے | چارہ سازی نہ چلی کچھ بھی بچارے یارو |

خضر بھی چھوڑ گیا تیرہ جنگل مین تجھے
ہم بھی ضامن کو چلے چھوڑ پیارے یارو

| | |
|---|---|
| یاد رکھ کھول دل کی آنکھ کو تو | ذکر کر لا الٰہ الا ہُو |
| بیان ذکر سے جین دلکو ترسے ہو | ذکر کر لا الٰہ الا ہُو |
| بس ہمیشہ تجھے نہین جینا | کھول آنکھ دیدۂ بینا |
| آخرش زہر مرگ ہے پینا | ذکر کر لا الٰہ الا ہُو |
| چاردن کی حیات کے اوپر | ای مہجان تو غرور نکر |
| ہی گھڑی موت سر پہ لے خنجر | ذکر کر لا الٰہ الا ہُو |
| گور ہے ایک قید خانۂ گل | توڑ دیگی بدن کو باہم مل |

دیوان ضامن

دل سے شاہ اور گدا نادان
ہو فراموش سارا عالم
سب سے ذرا دل
ذکر کر لا الٰہ الا ہُو
باغ دنیا مین گلاب کا پھول
ذکر کر لا الٰہ الا ہُو
ذکر کر لا الٰہ الا ہُو
ذکر کر لا الٰہ الا ہُو

| | |
|---|---|
| سنگدل ذکر حق سی ہووے رقیق | ذکر کر لا الٰہ الا ہو |
| کام دنیا و دین کا بن جاوے | گر خفا ہو خدا بھی من جاوے |
| تو لگے ذکر دل مین ٹھن جاوے | ذکر کر لا الٰہ الا ہو |
| چھوٹ جاینگے تجھ سے سب جنجل | ضامن اتبو سنبھل سمجھ کر چل |
| نفس کافر کو نیچے پانون کے مل | ذکر کر لا الٰہ الا ہو |

## غزل دیگر

ہمنے جانا تم کو جانا پردے اندر تم ہی تو ہو
ظاہر و باطن تم ہی تو ہو اور اوّل و آخر تم ہی تو ہو
فتوی دے کر کفر کا تم نے قتل کیا ہر عاشق کو
نفظاً انا الحق بول کے بیخود دار کے اوپر تم ہی تو ہو
احد سے احمد پیارا بن کے اُمّت کا سالار ہوا
صلِّ علیٰ محبوبِ خدا یا شافعِ محشر تم ہی تو ہو
نحن اقرب کہکر صاحب پردے مین تم خوب چھپے
ابتو ہم پہچان گئے ہین جانی دلبر تم ہی تو ہو

ابرو کے محراب مین پیارے سجدہ کرین دیدار کو دیکھ
حرف پڑھون یا لکھنے سمجھون علم کھلا ہے باطن کا
ظاہر و باطن احد ہے احمد میم کے تو اسرار کو دیکھ
قاضی ملا دشمن میرے مفتی نے یہ فتوے دیا
مجنون جو تو بولا انا الحق گردن پر تلوار کو دیکھ
خلقت نے گھیرا ہے لیا ہے کہنا مانون کس کس کا
عشق کہے مت دیکھ کسیکو عقل کہے سب کار کو دیکھ
عالم فاضل پڑھ پڑھ بھولے بھول گئے وہ پہلا سبق
جبہ دیکھا قلہ دیکھا بھول گئے دستار کو دیکھ
مظہر صابر ایک ہین دونون صورت پردہ سیرت کا
چشم خدا بین کھول کے ضامن وحدت کے اسرار کو دیکھ

## غزل دیگر

| | |
|---|---|
| فی الحقیقت رازدانی اور ہے | واعظو یہ قصہ خوانی اور ہے |
| مرگیا مرنے سے پہلے جو کوئی | اسکی عمر جاودانی اور ہے |

شمع پر پروانہ جلنا چاہیے
دیکھو یہ جان فشانی اور ہے
عشق سے معشوق بنتا ہے یہ نادان
بیٹھیون کی یہ نشانی اور ہے
کوہکن سے جان بخشین صفت دی
جانفشانی اور یہ کامرانی اور ہے
یاد آیا وصل کا دن شام ہجر
یہ بلا سے تا لگے ساقی اور ہے
زاہدو کعبے کا بانی ہے خلیل
کعبۂ دل کا تو بانی اور ہے
منع کیون کرتے ہو ناصح عشق سے
کیا عزیزو اسکا ثانی اور ہے
خود وہ آیا اور گھڑی وصل کی
مہربان یہ قدردانی اور ہے

دیوان ضامن

نامہ پڑھ کر وہ لکھا حال زار
پڑھ کے لکھنا اور سے کہنا زبانی اور ہے
ان بتون کو عشق میں ہے جان دے
ضامن اپنا یہ بیانی اور ہے

[illegible]

| | |
|---|---|
| رخسار آتشین گل خندان پہ عاشقو | افسوس اس بہار مین بلبل کی جان جلے |
| اس باغ سے خزا مین بھی اے گل نجا ئیگا | بلبل کا جب تلک کہ یہ نہ آشیان جلے |
| خاموش سوز شمع مین ہین چند فائدے | پروانہ دیکھو بزم مین آ کر کہان جلے |
| عاشق کو چاہئے کہ وہ جل جل کے ہو فنا | جسطرح سے چراغ کا یار و دھوان جلے |
| اے برق عشق خرمن ہستی کو پھونکدے | مانند پنبہ میرا سبھی جسم و جان جلے |

ظاہر ہے سوز و غم دل پروانہ اور شمع
حسرت کہ جان ضامن مسکین نہان جلے

ہر کا بھید نہ پایا ضامن ہر کا بھید نہ پایا رے
آپ ہی پرگھٹ ہو ہر جائی آپ مین آپ چھپایا رے
آپ سکے وہ نَحْنُ اَقْرَبُ آپ کہے سے فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ
آپ سکے وہ نحت قبائی وَ اعْبُدْ کیون فرمایا رے
جب تک تھا وہ پردے اندر سگرا بھید رہا تھا چھپا
پرگھٹ ہو کر بیا کل سیّان انت بچار بڑھایا رے
اِت اور اُت اور مین تو بیارے وہم خیال بڑھایا رے
ظاہر و باطن آپ نرنجن اپنا آپ دکھایا رے

ای یار ہمین ابروِ خمدار دکھادے
تو اپنی شہیدونکو یہ تلوار دکھادے

بیمار تری آنکھونکا ہون فتنۂ عالم
وہ چشم سیہ نرگس بیمار دکھادے

موسیٰ ہوئی بیہوش تری دیکھہ تجلّی
ہمکو بھی وہی جلوۂ دیدار دکھادے

عالم ترے جلوی کا ہے مشتاق پریرو
تو کھول کے کھڑکی سر بازار دکھادے

پامال کیا حسن روش نازنے تیرے
ای شور فگن ہمکو وہ رفتار دکھادے

کوچہ مین ترے جا کے کوئی پھر کے نہ آیا
تو ہمکو وہی قہقہہ دیوار دکھادے

تو دیکھہ مری طرف ذرا حور شمائل
ای رشکِ قمر آئینۂ رخسار دکھادے

ای غنچہ دہن رشک چمن باغ ارم یار
ای سروِ روان رونقِ گلزار دکھادے

اسطرح تڑپ رقص نما طائرِ بسمل
صیاد کو تو مرغ گرفتار دکھادے

مین دیکھہ رہا ہون تری قدرت کا تماشا
پر رازِ نہان صاحبِ اسرار دکھادے

ضامن پہ کرم کر یہ بہت دور سے آیا
مشتاق ہے دیدار کا دیدار دکھادے

عشق نے خواب سے جگا کے مجھے
مار ڈالا اُسے دکھا کے مجھے

جلوۂ حسن رخ دکھا کے مجھے
چھپ گئے بے خبر بنا کے مجھے

کون سی تھی پری وہ رشکِ قمر
لے گئی رات کو اُڑا کے مجھے

شورشِ عشق نے کیا بدنام
آشناؤں نے اس زمانے کے

نورِ احمد ہے تیری رخ میں عیاں

ساری عالم میں غل مچا کے مجھے
گھر میں چھوڑا نہ آشنا کے مجھے
آ دکھا واسطے خدا کے مجھے

ضامن اس نے دیا بہت دھوکا
عیشِ دنیا کے بس دکھا کے مجھے

اس سے ملنا چاہیے جس سے کہ اپنا دل ملے
قتل کر تیغِ جفا سے جسکو جی چاہے ترا
جسکے ملنے سے ضرر ہو فائدہ کچھ بھی نہو
دل کہیں مل کسی سے اور ہم ملنے لگے
کھینچکر شمشیر وہ آئے ہماری قتل کو
چھوٹ جائے اضطرابِ قصِ ناسوروں سے

جس سے رحمت دلکو ہو ہم سے وہ مائل ملے
اور کوئی دوسرا مجھ سا اگر بسمل ملے
ایسے موذی سے کوئی احمق ہو جاہل ملے
گر ملے تو کیا ملے بیکار بے حاصل ملے
ہم بھی سر کو ہتھیلی پہ سرِ محفل ملے
مرغِ بسمل کے گلے سے تیغ گر قاتل ملے

کہہ نہیں سکتا ہوں میں اسرارِ دل کو برملا
واقفِ اسرارِ ضامن گر کوئی کامل ملے

اگر حاصل تجھے حق الیقین ہے
کہیں وہ ظاہر و باطن کہیں ہے

وہ ہر دم پاس تیری نازنین ہے
کہیں وہ جلوہ گر پردہ نشین ہے

یوسفِ وحشت نے چھوڑا ایک تار پیرہن
تارِ جان شوق کا تیری عنکبوتی تار ہے

رات کو اختر شماری دن کو بیتابی دل
اور شب ہجر آنکھوں میں تری بن تار ہے

ہی نہیں جا شکایت گر نہ وہ آ کر ملے
پردہ حسن اور دل کا بھی وہی ستار ہے

خود غلط فہمی تھی ضامن آپکو جانے تھے ہم
آپ کو گم کر کے جانا آپ وہ کرتار ہے

مشکل پیش کی تو ہم ہیں کیا ہمیں اختیار ہے
ہاتھ اسکے تار ہے وہ آپ ہی مختار ہے

عیب پوشی کر رہا ہے ہم گنہگاروں کی وہ
کیونکہ وہ رحمان ہے غفار ہے ستار ہے

عطر وحدت سے مشام جان معطر کر حبیب
ذات تیری پاک ہے اور تو ہی اعطار ہے

میں ہوں نالائق مگر تو خدا ہی کارساز
بلکہ میں کچھ بھی نہیں ہوں یہ مری گفتار ہے

اور خیال غیر اور ہستی وہی پر نظر
ایک بلا ناگہاں ہر شوخی گفتار ہے

یار ہے پردہ نشین ضامن ملے یا نا ملے
بادشاہ کامران ہے آپ وہ مختار ہے

## غزل مع دوہا

زبانی حال یوں کہیو تو جا کر نامہ بر پہلے
ہماری آہ و زاری کی تو کر دیجو خبر پہلے

دیوان ضامن